

آج ہی میلاد اقدس آفتاب الصدق کا

نور افشاں کا ستارہ کیوں نہ چمکے مثل ماہ

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی- ۲۶ دسمبر ۱۹۱۴ء | نمبر ۵۲

عاشقوں کا کرسمس

ہی کرنا شکر مجھپر آج واجب　　لکھوں میں حمد میں اُسکی مناقب
دل وجاں سے کروں تمہید یارب　　تعالیٰ اللہ چہ دولت دارم امشب
کہ آمد ناگہاں دلدارم امشب

تیری رحمت اگر مجھپر ہے یوں　　عشا رپاک تیری میں ہدل ہوں
تو مجھہ میں اور میں تجھمیں سما ہوں　　کشد نقش انا الحق بر زمیں خوں
چو منصور ار کشی بر دارم امشب

ہوا شاداں میرا تن من اُسیدم　　جو آیا گھر میں میرے ابنِ اعظم
مجسم شکل وصورت ابن آدم　　چو دیدم روے خویش سجدہ کردم
بحمد اللہ نکو کردارم امشب

تو گنجِ جہاں من گناہ گارم　　تو ای ابنِ خدا و ابن آدم
غنی بخشندہ ہستی -من گدایم　　تو صاحب نعمتی من مستحقم
زکوٰۃِ حسن دہ حق دارم امشب

ہوا کمزور و عاجز میں جوان مرد　　ہوے سب دور میرے غم الم درد
مرا از بار عصیاں اور ہا کرد　　نہال عیشم ازو صلش بر آورد
ز بختِ خویش برخوردارم امشب

بہد دیار گرایں کار سر زد　　بعشقت جان خود واعظ گدازد
خوشم گریار من ایں جا رساند　　ہمی ترسم کہ حافظ محو گردد
ازیں شورے کہ در سر دارم امشب

مژدہ مولود اقدس

تو اُٹھ ملنے کو چل بھائی کہ اب اُستاد آیا ہی　　تیرے غمگین دلکو آج کرنے شاد آیا ہی
تو ہی کمزور و عاجز ناتواں حامی وہی تیرا　　تو شاداں ہو تیری کرنیکو وہ امداد آیا ہی
بچایا تو نے عالم کو چھڑا مجھکو بھی ای مولیٰ

تجھے لوٹا ہی شیطاں نے کیا برباد ہی تجھکو　　مسیح رحمت سے کرنیکو تجھے آباد آیا ہی
چھڑا آتا ہی گناہگار دنکو اپنے خونِ اقدس سے　　تو اُٹھ ہشیار ہو کرنے تجھے آباد آیا ہی
تیرے در پر یہ واعظ آج لے فریاد آیا ہی



ناظرینِ نورافشاں کو مبارک ہو

بڑا دن

ہم مسیحیوں کے لئے وہ دن جس کی یادگاری ۲۵ دسمبر کو ہر سال منائی جاتی ہے۔ سال بھر میں بڑا دن ہے۔ یہ دن بڑا اس لئے نہیں کہلاتا کہ طبعی طور پر آج بارہ گھنٹوں سے زیادہ گھنٹوں کا دن ہوتا ہے کیونکہ معاملہ تو بالکل برعکس ہو۔ ۲۵ دسمبر تو سال بھر میں سب سے چھوٹا دن ہوا کرتا ہے۔ اس دن گھنٹوں کی تعداد گھٹ کر قریباً دس ہی گھنٹے رہ جاتے ہیں۔ بلکہ بڑا دن اس کو اسلئے کہا جاتا ہے کہ آج دنیا میں سب سے بڑا ظہور خدا کی محبت کا ہوا تھا آج اُسی کی یادگاری منائی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے اس محبت الٰہی کا ظہور ہوا تھا۔ وہ آج ہی دنیا میں پیدا ہوا تھا "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ اور یہ خدا کی وہ محبت ہے جو جاننے سے باہر ہے "جس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی" صرف مقدس لوگ ہی معلوم کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں مسیح سکونت کرتا ہے۔ "واہ خدا کی دولت اور علم کیا ہی عمیق ہیں۔ اس کے فیصلے کسی قدر ادراک سے پرے ہیں اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں"۔ مطلب یہ ہے کہ آج ہی کے دن اس بات کی خوشی منائی جاتی ہے کہ خدا کا یہ پیار اس طرح ظاہر ہوا کہ

کلام مجسم ہوا

اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ یہ خدا کی بڑی رحمت ہے جس کے برابر کوئی اور رحمت ہمارے لئے قرطاس عالم پر معرض ظہور میں نہیں آئی۔ یہ رحمت تمام طبعی برکات اور نعمات سے افضل اور اعلےٰ ہے۔ تمام روحانی برکات اسی برکت اور بڑی رحمت کیلئے ہیں اور وہ سب اسی بڑی برکت کی تحصیل اور تکمیل میں ممد اور معاون ہیں۔ تمام دنیاوی بہبودی اور آسودگی کا دارومدار اسی بڑی اور لاثانی محبت پر ہے جو کلام مجسم کے ذریعے سے ظاہر ہوئی اور انسان کو عنایت کی گئی اور جس کے ظہور کی آج کے دن یاد ہوتی ہو "وہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک" ہے کیونکہ جو بڑی رحمت آج مجسم ہوئی وہ "خدا کا بیٹا کلمتہ اللہ منجی اور شافعی ہے جو وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہے۔ اور سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے"۔ وہی کلام مجسم جس کے تجسم کی آج یادگاری ہے عالم کی جان "یا زندگی اور نور" ہے۔ وہی اوّل اور آخر۔ الفا اور اومیگا ہے۔ "جو تھا اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے۔ "وہ نادیدہ خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اُسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔ . . . ساری چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ اور اسی میں ساری چیزیں قائم رہتی ہیں۔ اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ وہی مبدا ہے۔ اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا۔ تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اُسی میں سکونت کرے"۔ (کلسیوں ۱: ۱۵ سے ۱۹) یہی سبب ہے کہ جس دن وہ پیدا ہوا تھا وہ "بڑا دن" کہلاتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اس لئے بھی کہ اس قادر نے تیرے لئے

بڑے بڑے کام

کئے ہیں۔ اور اُس کا نام پاک ہے"۔ (لوقا ۱: ۴۹) جس طرح اس کی شخصیت اور نام اور ذات اور صفات بڑے ہیں۔ اسی طرح اس کے کام یعنی وہ سلوک جو اُس نے ہمارے ساتھ کئے بڑے ہیں۔ جن سلوکوں سے بڑھکر اس کے کوئی اور سلوک ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے گناہوں کے سبب سے اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیجکر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا کہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو"۔ یہ اس کے بڑے بڑے کام ہیں۔ اور اعلےٰ ترین کام جو اُس نے کلام مجسم کے ذریعہ سے کئے جس کی یاد ۲۵ دسمبر کو ہر سال مسیحی لوگ ہر ملک اور قوم میں بڑی خوشی سے کیا کرتے ہیں اس لئے یہ دن کہلاتا ہے

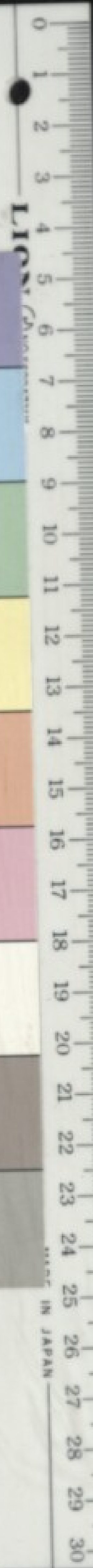
"بڑا دن"

عزیزو! خدا آپ کو بڑا دن مبارک کرے اور یہ توفیق بخشے کہ اس کے نمونہ اور حکم کے مطابق اُن کے ساتھ جو اس نیک سلوک کے مستحق ہیں۔ یعنی غریبوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اُن کی خبر لیں۔ اور اپنی خوشی میں اُن کو بھی شامل کریں۔ ایسا کرنے سے وہ نہیں بلکہ مسیح ہماری خوشیوں میں شریک ہوگا۔ اور تب ہماری ساری خوشی پوری ہو جائیگی۔ اور تب ہم اس دن کو واقعی اپنے طور پر منانے والے ٹھہریں گے کہ ہم یہ کہنے کا حق اور فخر رکھینگے کہ سچ مچ یہ

بڑا دن ہے

ضروری اطلاع

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جب آپ کبھی پتہ تبدیل کرانا یا کسی اور قسم کی اخبار کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں تو چٹ نمبر اور اپنا پُرانا اور نیا دونوں پتہ مفصل تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی رکاوٹ اور غلطی نہ ہو۔



بجلی سے زراعت

یہ سچ ہے کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کیلئے تیار کردیں (۱۔ کرنتھیوں ۲: ۹) یہ باتیں یورپ اور امریکہ کے لوگوں پر جو خدا سے محبت رکھنے والے ہیں دنیاوی طور پر ویسا ہی جیسے کہ دینی طور پر کیسی صادق آتی ہیں۔ خدا اپنے محبت رکھنے والوں پر نہ صرف روحانی راز ہی کھولتا ہے۔ بلکہ صحیفہ فطرت کے سربستہ راز بھی اُن پر منکشف ہوتے ہیں۔ منجملہ اُن رازہائے منکشفہ کے جواب تک یورپ اور امریکہ پر کھل چکے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آسمانی بجلی کے ذریعہ سے اب زراعت اور باغبانی کرنے کا تجربہ بھی مکمل ہوگیا ہے۔ چنانچہ انٹورپ کا ایک باشندہ مسٹر ایم بیٹی حال ہی میں اپنے باغ میں بجلی کے ذریعہ سے کاہو یعنی سلاد کی دگنی اور تگنی فصل پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ وہ بجلی کی کوئی باٹری استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ محض زمینی فولادی سلاخیں استعمال کرتا ہے جن کی نوکیں کسی دیگر عنصر کے مرکبات سے متاثر ہونے کے قابل نہیں ہوتے وہ اُن کو زمین میں گاڑ دیتا ہے۔ جب ضرورت جس قدر مفید ہوں۔ اور ایسا گہرا گاڑتا ہے جتنی کہ پودوں کی جڑیں گہری ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک سلاخ اپنے اس دائرے کے اندر اندر سے فضائی بجلی اپنے اندر جمع کرلیتی ہے۔ جس کا قطر سلاخ کی بلندی کے برابر ہو۔ یہ عمل ایسا سادہ ہے اور اُس کے نتائج ایسے اطمینان بخش ہوتے ہیں کہ عام زمیندار لوگ بھی اس کو کرسکتے ہیں اور اپنی فصل اس کے ذریعہ دگنی تگنی سے بھی زیادہ پیدا کرسکتے ہیں ؎

کرسچن اینڈیور سوسائٹی کی تاریخ

مسیحی دین کی مضبوطی اور ترویج اشاعت کے لئے جو بہت سی اور قسم قسم کی سوسائٹیاں قایم کی گئیں اور اب مروج ہیں انہیں سے ایک کرسچن اینڈیور سوسائٹی یعنی مسیحیوں کی وہ سوسائٹی ہے جو مسیحیت کے استحکام اور توسیع میں جدوجہد کرتی ہے۔ اس

سوسائٹی کی ابتدا اور اجرا اور انکشاف کا سہرا صوبجات متحدہ امریکہ کے شہر پورٹ لینڈ کی کلیسیا کے پاسٹر ڈاکٹر ایف۔ ای کلارک کے سر ہے جس نے اس نیت سے کہ میں اپنی کلیسیا کے جوانوں کو کس طرح گرجہ میں کھینچ کر لاؤں۔ بڑی فکر اور سوچ کے بعد ۱۸۸۱ء میں یہ سوسائٹی قایم کی۔ چنانچہ وہ اس کام میں ایسا کامیاب ہوگیا کہ قرب وجوار کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں نے بھی اُس کی تقلید کی۔ اور جو کچھ گویا ایک کلیسیا کا تصور اس کیلئے مفید ٹھہرا وہی چند سالوں کے عرصہ میں تمام دنیا کی کلیسیاؤں کے لئے مفید ثابت ہوا۔ یہ سوسائٹی کسی خاص کلیسیا کی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دنیا کی تمام کلیسیاؤں کے شرکا شامل ہوسکتے ہیں۔ اور اب یہ سوسائٹی تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور بڑا کام کررہی ہے۔ جہاں جہاں یہ سوسائٹی قایم ہوئی ہے۔ وہاں وہاں اس کا بڑا اثر نمایاں ہوا ہے جس کلیسیا کے جوانوں کی ایسی ہی حالت ہو۔ جیسی شہر پورٹ لینڈ کی مذکوری کلیسیا کے جوانوں کی تھی۔ اس کے پاسٹروں اور لیڈروں کو خصوصاً لازم ہے۔ کہ وہ سرگرمی سے اس سوسائٹی کو قائم کریں اور بڑی محنت اور استقلال اور دعا کیساتھ اس کو چلائیں اور دیکھیں کہ وہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے جو اس سوسائٹی کی مخرج کلیسیا میں ظاہر ہوا تھا۔

ہندؤوں کے لئے بیاہ کا نمونہ

بیاہ کے بارے میں جیسا کہ اور امور میں بھی ہندوؤں کے لئے بڑے نمونوں اور اعلیٰ معراج کی ضرورت ہے۔ جن سے ان کی قومی اور ملکی اور مذہبی حالت عروج کرپہنچے۔ شادی کے بارے میں ہندو لوگ بہت ہی گرے ہوئے ہیں۔ جن کے درمیان ۱۲ یا ۱۳ برس کی لڑکیوں کی شادی کا عام رواج ہے۔ اور یہی اکثر مسلمانوں میں بھی دستور ہے۔ ان کے لئے سب سے پہلا اور کامل نمونہ مسیحیوں کا ہے۔ جن میں اکثر بڑی عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہوا کرتی ہیں۔ ان سے ہندو مسلمانوں کو سبق سیکھنا چاہیے۔ علاوہ ان کے حال ہی میں بمبئی کے اندر پارسیوں کے درمیان دو شادیاں ہوئیں ہیں جن میں کنواری دلہنوں کی عمریں ۳۱ و ۳۲ برس اور دولہوں کی عمریں ۴۴ و ۵۴ برسوں کی علی الترتیب تھی۔

گورنمنٹ ہند کی زنانہ طبی امداد

گورنمنٹ ہند نے ہندوستانی مستورات کے لئے اُس طبی فنڈ میں مزید امداد دینے کا تصفیہ کیا ہے جس کو لیڈی ڈفرن صاحبہ نے شروع کیا تھا اور جو آپ کا ڈچس آف ڈفرن فنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خصوص خواہ زور سے پیش کی گئی ہے کہ جو زنانہ ڈاکٹر انگلستان سے لائی جائینگی۔ جہاں تک ہندوستان کی حالت اور ضرورت پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ اور امریکہ سے ڈاکٹروں کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں ہی کافی تعداد ہندوستانی گریجوایٹ ڈاکٹروں کی اور دیگر انڈر گریجوایٹ تعلیم یافتہ زنانہ ڈاکٹروں کی موجود ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستانی ڈاکٹر عورتیں ہندوستانی زبان اور مجلسی دستورات اور عادات اور ضروریات سے بخوبی واقف ہوتی ہیں۔ اور یہ خوبیاں انگریزی لیڈی ڈاکٹروں میں نہیں پائی جاتیں۔ نیز ہندوستانی بیمار عورتیں ہندوستانی زنانہ ڈاکٹروں سے بہت جلد مانوس ہوجاتی ہیں۔ اور اُن کو ہندوستانی زنانہ ڈاکٹروں کے پاس بہت جلد اور آسانی سے رسائی بھی ہوسکتی ہے۔ جو شاید انگریزی زنانہ ڈاکٹروں کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ مشفقانہ اِن اور دیگر متعلقہ امور پر غور فرماکر ہندوستانی مستورات پر رحم فرمائے گی۔

مسیحیت کا اثر دنیا میں

میسور کے ایک انگریزی ماہوار پرچہ ہارویسٹ فیلڈ نے امریکن بورڈ بوسٹن کے پریذیڈنٹ آنریبل سیموئیل بی کیپن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی کا ایک مضمون بعنوان مسیحیت دنیا میں کیا کر رہی ہے؟ شائع کیا ہے۔ جس کو صاحب موصوف نے ہندوستان کے ساتھ امریکہ کا تعلق کی صدسالہ مجلس کی تقریب پر پڑھا تھا

مضمون طویل ہے۔ مگر ہم ان باتوں کو یہاں اختصاراً ہدیۂ ناظرین نورافشاں کرتے ہیں۔ جن پر اُنہوں نے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ مسیحیت دنیا میں یہ کام کر رہی ہے۔ اور وہ یہ ہیں :- (۱) دنیا کے علاقجات میں سے ۸۲ فیصدی علاقجات پر مسیحی قومیں حکمران ہیں (۲) مسیحیت عورت کی عزت اور کہ دنیا میں اس کا کیا مقام یا حیثیت ہے۔ اس خیال اور اس کے عمل کو دنیا کے اندر پیدا کر رہی ہے۔ (۳) اور بتا رہی ہے کہ نکاح یا بیاہ ایک مقدس رسم اور تعلق ہے۔ (۴) سبت کے دن کے مقدس ہونے پر زور دیا جاتا ہے (۵) اور کہ شخصی پاکیزگی نہایت ہی لازمی اور مفید شے ہے۔ (۶) پرہیزگاری بڑا ضروری فرض انسان کا ہے۔ (۷) عام مدارس قایم اور جاری ہو رہے ہیں (۸) کمزوروں اور غریبوں کی عزت کرنا سکھایا جا رہا ہے۔ (۹) ہر قسم کی غلامی اور ظلم اور تشدد کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ (۱۰) ملکی اور مذہبی آزادگی پیدا کر رہی ہے۔ (۱۱) مجلسی حالت کو متبدل کر رہی ہے (۱۲) دنیا کے معاملات کو بدل رہی ہے۔ (۱۳) عام بھروسے کے مقامات پر رکھے جانے کے لئے مسیحی منتخب ہو رہے ہیں (۱۴) بہترین بین الاقوامی تعلقات پیدا کر رہی ہے (۱۵) بنی آدم پر نامعلوم طور پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ (۱۶) مشنوں کی فالتو پیداوار یا "بائی پروڈکٹس آف مشن" یعنی ہر قسم کے سائنس کو مسیحیت دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ سارا مضمون بڑا دلچسپ اور توقع آمیز اور مفید ہے۔ اُمید ہے کہ ہم گاہے گاہے ان امور کو ہدیہ ناظرین کرتے رہینگے یہ امور واعظوں اور منادوں کے لئے نہایت مفید اور سامعین کو قایل کرنے والا ہے۔

چین میں بائبل وومن کا کام

بائبل وومن کا کام مسیحی مذہب کی اشاعت میں ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ مردانہ منادی کا کام۔ اور یہ ہر ایک ملک میں جاری ہے۔ چین کے ہی صرف ایک شہر ہانکوں کی بابت ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں کی ایک بائبل وومن ایک عورت کو ایک دعا میں اُس وقت سکھاتی رہی اور نقطہ بنقطہ جبکہ وہ عورت چرخہ کاتا کرتی تھی۔ ایک معزز بڈھی عورت اپنی دو نوجوان بیٹیوں کے ساتھ پڑھا کرتی رہی ہے۔ ان میں بیٹیوں میں سے ایک نے ایک سوال و جواب بزبان حفظ کر لیا اور اُس نے کئی آدمیوں کے سامنے اُنہیں سوالوں کے جواب بڑی عمدگی سے دیئے۔ اور وہ تمام خاندان اتوار کی عبادت میں حاضر ہوا کرتا ہے۔ کیا یہی حال ہمارے ملک میں بھی ہے؟ ہاں بہت کچھ ہے اور بہت سی ہندوستانی مستورات مسیحی مذہب کی روشنی سے منور ہو رہی ہیں۔ اگرچہ وہ مسیحی نہیں ہو گئیں۔ ظاہری طور پر تو بھی اس قسم کی زنانہ تعلیمات سے تمام وہم اور واہیات تعصبات اور خواہ مخواہ کی پابندیاں ان کے اندر سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور وہ زیادہ مہذب اور روشن دماغ اور حق شناس ہوتی جا رہی ہیں۔

ہند میں مسیحیوں کی تعداد

مردم شماری ہند میں مسیحیوں کی عددی ترقی نہایت مسرت خیز اور توقع آمیز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی کارندوں نے اپنے مالک کی ایک حد تک اچھی فرمانبرداری کی ہے۔ اگرچہ اس سے بھی زیادہ سرگرمی اور محنت کی ضرورت ہے۔ تا کہ کل ہندوستان مسیح کے جھنڈے کے نیچے آجائے۔ اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ہو جائے مردم شماری کا نتیجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندو سکھ اور جینی وغیرہ کی تعداد ایک کروڑ چوبیس لاکھ سڑسٹھ ہزار تین سو اٹھائیس تھی۔ مگر سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک کروڑ سترہ لاکھ چار ہزار ایک سو چھبیس رہ گئی یعنی سات لاکھ ترسٹھ ہزار دو سو تئیس کم ہو گئی۔ ان کے مقابل میں مسلمانوں کا شمار سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک کروڑ اکیس لاکھ تراسی ہزار تین سو پینتالیس تھا۔ مگر سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک کروڑ بائیس لاکھ چھہتر ہزار چار سو ستر ہو گئے۔ یعنی بانوے ہزار ایک سو پچیس کی بیشی ہوئی۔ عیسائی آبادی سنہ ۱۹۰۱ء میں چوالیس ہزار کتالیس تھی۔ مگر سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار سات سو اکاون ہو گئے۔ یعنی سوا لاکھ کے قریب زیادہ ہو گئے۔ مسلمانوں کے مقابل میں یہ تعداد بہت کم ہے۔ اور ایسا ہی ہندوؤں کے مقابلہ میں بھی۔ مگر ہمیں پست نہ ہو جانا چاہئے بلکہ دلیری سے آگے بڑھنا چاہئے۔

کیا لارڈ ہیڈلے مسلمان ہیں؟

آجکل مسلمان "لارڈ ہیڈلے مسلمان ہو گیا؟ لارڈ ہیڈلے مسلمان ہو گیا؟" کے آوازے ہر طرف کستے پھرتے ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ وہ مسلمان ہیں! عیسائی یا کم از کم کیسے مسلمان ہیں۔ ۱۹ دسمبر کے ہمالہ سے اسنبات کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اُن کی مسلمانی کیسی ہے۔ وہ اخبار لکھتا ہے "چنانچہ لارڈ ہیڈلے نے خود ہی اپنی زبان سے اپنے مسلمان ہونے کی تردید کر دی ہے۔ آپ نے لکھا ہے عام طور پر اپنا اسلامی عقیدہ ظاہر کرتے ہوئے میں اپنے دلی اعتقاد سے جو گذشتہ بیس سال سے میں نے اختیار کر رکھے ہیں کسی طرح بھی علیحدہ نہیں ہوتا۔ میں نے چرچ آف انگلنڈ کی جس میں میری پرورش ہوئی تھی۔ پیروی سے (ممبری) علیحدگی اختیار کرنے کے لئے کوئی سرگرمی ظاہر نہیں کی۔ اور نہ باقاعدہ مسلمانی مذہب قبول کرنے کے لئے کوئی رسم ہی ادا کی ہے۔ ان زبردست الفاظ سے ہمارے برادران وطن کی خوشیوں پر اوس (نہیں نہیں پانی پھیرتے ہوئے۔ نورافشاں) اُن کی دلدہی کے طور پر آخر میں لارڈ ہیڈلے صاحب یہ کہہ کر کہ اسلام میرا گرمیٹ ہے اس معاملہ کو زیادہ پیچیدہ بنا دیتے ہیں"۔

إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ

سورہ قصص رکوع ۵۔ یہ قرآن میں اُن لوگوں کا مقولہ ہے۔ جن کو قرآن سے پہلے کتاب دی گئی تھی یعنی اہل کتاب۔ یعنی یہود اور عیسائیوں کا آیت کا پورا ترجمہ یہ ہے "وہ لوگ کہ دی ہم نے اُن کو کتاب پہلے اس سے وہ ساتھ اس کے ایمان لاتے ہیں۔ اور جب پڑھا جاتا ہے اوپر اُن کے (قرآن) کہتے ہیں ہم ایمان لائے ساتھ اس کے تحقیق یہ سچ ہے رب ہمارے کی طرف سے۔



تحقیق ہم تھے پہلے اس سے مسلمان"۔ لفظ قرآن اصل آیت میں نہیں ہے۔ ترجمہ میں درج کر دیا گیا ہے۔ یہاں لفظ مسلمان اہل کتاب نے اپنے اوپر استعمال کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم قرآن سے بھی پہلے کے مسلمان ہیں۔ ظاہر ہے کہ مسلمانی قرآن سے پہلے موجود تھی جس کا اقرار زمانہ قرآن کے اہل کتاب نے کیا اور یہ ظاہر کیا کہ جن باتوں کو وہ اسلام مانتے تھے۔ وہی اُن کی کتابوں میں موجود ہے اور جبکہ وہی باتیں قرآن میں موجود ہیں۔ اور ان کے سامنے قرآن میں سے وہ باتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ کہتے ہیں کہ تحقیق یہ سچ ہے۔ رب ہمارے کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے اس سے مسلمان۔ اسی طرح ہم بھی آج کہتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ جب وہی باتیں ہم قرآن میں سے پڑھتے ہیں جو پرانے اور نئے عہد ناموں میں موجود ہیں تو تحقیق ہم ہیں پہلے اس سے مسلمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اصل مسلمان ہم ہیں۔ اور تم لوگ تو محمدی ہو۔ اسی طرح سے اگر لارڈ ہیڈلے صاحب نے بھی کہہ دیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور معلوم بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ تو انہوں نے مسیحیت کو چھوڑا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا ارادہ چھوڑنے کا ہے۔ اور نہ ہی مسلمان ہوتے وقت کسی قسم کی محمدی رسم ادا کی گئی ہے۔ ہم محمدی صاحبان سے کہے دیتے ہیں کہ کوئی انگریز یا تو مسیحی رہیگا یا دہریہ ہو جائیگا مگر یاد رکھنا کہ وہ نہ تو مسلمان ہو سکتا ہے اور نہ ہی آریا یا کوئی اور اسی طرح مسیحی بھی جو ہندوستان کا ہو یا جاپان کا اُس کا دہریہ ہو جانا تو ممکن ہے۔ مگر غیر از مسیحی مذہب اختیار کرنا محال ہے۔

سنڈے سکولوں میں تصاویر کا اثر

یہ امر تو اب قریباً بالکل مقبول عام ہو گیا ہے۔ کہ بچوں کے دماغ پر تصویروں کا اثر بہت ہی ہوا کرتا ہے۔ سنڈے سکولوں کے اُستاد اور دیگر کارکنان نے جو نوجوانوں کے درمیان کام کرتے ہیں۔ اس امر کی اپنے تجربات سے تصدیق بھی کر دی ہے۔ پس جب صورت یہ ہے تو تصاویر کے استعمال میں اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ وہ عام عادات اور ریت رسوم کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہوں اور منشا و مطلب کو بخوبی واضح کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں اُن کی ساری ساخت اور رنگ ریزی مشرقی طرز پر ہوں اور اعلیٰ درجہ کے مصوروں کے دماغ اور محنتوں کا نتیجہ ہوں۔ اسی ضرورت کو بہم پہونچانے کے لئے سنڈے سکول کے انٹرنیشنل اسباق بابت ۱۹۱۴ء کی تصاویر بچوں کے استعمال کے لئے کاغذ کے تختوں پر تیار کروائی گئی ہیں جن کو سنڈے سکول یونین نے حال ہی میں شایع کیا ہے۔ تصاویر نہایت عمدہ اور حسب منشا اور بیانات کے بالکل مطابق تیار کی گئی ہیں۔ یہ تصاویر یورپ کے چار نہایت ہی مشہور مصوروں کی کاریگری کے نتائج ہیں۔ ان سے سنڈے سکولوں کے اُستادوں کی ضرورتیں کما حقہ طور پر رفع کر دی گئی ہیں۔ ...۵ تختے اور اس سے زیادہ کے لئے بحساب ۲ فی تختہ ۶۰ تصویروں کا ..۵ سے کم کے لئے بحساب ۲ر۶ پائی۔ پیکنگ اور محصول ڈاک وغیرہ علاوہ ہے۔ تمام درخواستیں انڈیا سنڈے سکول یونین جبلپور سی پی انڈیا آنی چاہئیں۔

سہارنپور کی مسیحی کنونشن

یہ قرار پایا ہے کہ روحانی زندگی کو عمیق اور موثر بنانے کے لئے سہارنپور میں ۹ اپریل ۱۹۱۴ء سے ۱۳ اپریل تک ایک کنونشن فراہم کی جائے۔ اس کنونشن کے مقاصد یہ ہیں (۱) تاکہ مشرقی پنجاب اور مغربی یو۔پی کی سرعت کیساتھ بڑھتی ہوئی جماعتوں میں ہمارے خداوند کے اس تعلق کے جو وہ ہر ایک ایماندار کے ساتھ رکھتا ہو۔ زیادہ عمیق اور بلند منفردہ تجربہ کا احساس پیدا کیا جاوے اور (۲) تاکہ ہمارے مسیحی بھائی بہ حیثیت مجموعی متحدہ ہندوستانی کلیسیا کا ایک نظارہ دیکھیں جو بشارتی سپرٹ سے مملو ہوگا اور جس سے اس سپرٹ کو پھیلانے میں بڑی قدرت ملیگی۔ اس منشا سے بڑے بڑے لیکچراروں اور مقرروں کی ایک جماعت نامزد اور مقرر کی گئی ہے اور تمام انتظام متعلقہ کنونشن پورا کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر ہو چکی ہیں جائے رہائش اور ہندوستانی اور انگریزی ہر دو قسم کی خوراک ادنےٰ نرخ پر مہیا کیجائیگی۔

اس کنونشن کے افسران کے اسماء گرامی یہ ہیں پادری ایل بی رائے صاحب میر مجلس۔ مس ای مورس صاحبہ۔ اے۔ پی مشن سہارنپور سکرٹری ہیں۔ اور پادری ٹی ای بگول صاحب خزانچی۔ جملہ ناظرین نور افشاں اور دیگر اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے کہ خدا کی حضوری سب کے اصالتاً شامل حال ہونے کیلئے ہر وقت دعائیں کرتے رہیں۔ اور کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا اپنی وسیع خدمات اور ذمہ داری کی بلاہٹ کو محسوس کرے۔

علاقہ کاسگنج میں مسیحی کام

مخزن مسیحی الہ آباد مورخہ

۱۵ دسمبر کے پرچہ میں اس علاقہ کے مشنری کام کی بابت پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ خداوند کا جلال اس علاقہ میں بڑی عمدگی سے پھیل رہا ہے اور مشن کے کام سے لوگ کس طرح جوق جوق روحانی برکتوں سے مستفیض اور مسرور ہو رہے ہیں۔ بیان یہ ہے کہ کاسگنج علاقہ کے تین اور ٹھاکروں نے ۱۱ نومبر میں پادری جے۔ ایچ ارلس صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔ اور اب وہاں پانچ عیسائی ٹھاکر ہیں اس کے علاوہ ۳۸۷ گاؤں میں ۹۷۶۶ مسیحی آباد ہیں۔ جن میں سے ....۸ سی ایم۔ ای مشن کی طرف سے استعفاءً پریسبیٹرین مشن کے حوالہ کئے گئے ہیں۔ اس علاقہ میں مہتروں میں سے زیادہ مسیحی ہوئے ہیں۔ کچھ چار ٹھاکر اور بھٹیریوں میں سے بھی مشرف بہ مسیحیت ہو گئے۔ اس ضلع میں رومن اردو کی تعلیم کی جانب بڑی توجہ دیجاتی ہے۔ مشنری صاحبان اس پر بڑا زور دے رہے ہیں۔ اور بڑی کوشش سے تعلیمی کام کر رہے ہیں۔ ان کا منشا یہ ہے کہ بہت جلد یہ نو مرید بائبل کو اچھی طرح پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں اور نہ صرف خود ہی اُس سے فائدہ اٹھاویں۔ بلکہ اپنے اپنے گاؤں میں جہاں کہیں وہ جاویں۔ بطور مناد کے کام کرنے کے قابل ہو جاویں۔ کاسگنج میں ایک اینگلو ورنیکلر مدرسہ بھی ہے۔

جس میں ۵۰ طلبا پڑھتے ہیں۔ وہاں ہندی بھائیوں نے اس مدرسہ کی سخت مخالفت کی۔ چنانچہ مقابل میں ایک مدرسہ بھی کھول لیا۔ مگر شکر ہے کہ یہ مخالفت رفع ہوتی جارہی ہے۔ اور مسیحی تعلیم کا اثر دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے کام پر برکت بخشے اور ہر قسم کی مخالفت اپنے پیدا قدرت سے بحسن انتظام رفع کرے۔ اور اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ تیرا بیٹا بھی تجھے جلال بخشے۔ واقعی یہ سب کچھ اُس کے بیٹے کا جلال ہے۔ اور یہ جلال وہ خدا باپ کو دیتا ہے ہم ان مسیحی بھائیوں کے لئے بھی دل سے دعا کرتے اور توقع رکھتے ہیں کہ تمام ناظرین نورافشاں بھی ان کے لئے دعا کرتے رہیں گے تاکہ وہ ایمان پر قائم اور ہر قسم کی آزمائش اور مخالفت پر غالب رہیں اور خداوند میں قایم اور خوش ہوتے جاویں۔

بعض اور مقامات میں مسیحی کام

بغیب تقاضائی صاحب شمال کے ہندوستانیوں کی بابت یوں قسطراز ہیں کہ دیسی منادوں کی

فیجی جزیرہ اور نٹال میں بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور شرقی افریقہ اور ڈیمارا سے بپتسموں کی خبر موصول ہوئی ہے اور لایق مشنری صاحبان ہندوستان سے عرب اور فارس کو بھیجے گئے ہیں۔ اور یہ بھی خوشی کی خبر ہے۔ کہ تبت اور نیپال میں جہاں کہ انجیل کے لئے دروازہ بند تھا۔ اب بپتسمہ ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ جبکہ خداوند نے فلپائن جزیرہ میں دروازہ کھولنے کا وسیلہ نکالا تو ہندوستان سے اوّل مشنری وہاں گئے اور وہاں اب لیٹینیا میں کام نہایت ترقی پر ہے۔ حقیقت میں ٹمکلر کیری صاحب کے زمانہ سے مشنری صاحبان کلکتہ سے جزیرہ جاوا میں بھیجے گئے ہیں۔ المختصر ہندوستان چونکہ اپنے کل ایشیائی ممالک کا مرکز ہے۔ اس لئے مغربی لوگوں کی دلی توجہ اس کی جانب کھنچ رہی ہے۔

(از مخزن مسیحی)

سرویا میں بڑا دن

اگرچہ بڑا دن ایک ہی ہے۔ اور جو مقصد اس دن کی یادگاری سے ہے وہ بھی ایک ہی ہے تو بھی ہر ملک میں اُس دن کے منانے کے طریق اور طرز مختلف ہیں گویا ایک ہی منشور سے رنگارنگ کی شعاعیں نکلتی ہیں جو باوجود ایک ہی منبع اور مخرج رکھنے کے مختلف الالوان نظر آتی ہیں۔ یہی حال بڑے دن کے منائے جانے کے طریق کا بھی ہے۔ ہمعصر مخزن مسیحی الہ آباد نے سرویا میں بڑے دن کے منانے کا نیکا بیان درج کیا ہے۔ جس کو ہم اختصاراً درج اخبار کرتے ہیں۔ جس طرح اہل جرمن بڑے دن کو "بچہ مسیح کا دن" کہتے ہیں۔ اسی طرح سرویائی لوگ بھی بڑے دن کو "چھوٹے ننھے خدا" کا دن پکارتے ہیں اور اس تیوہار کو "بڈنی ڈن" بھی کہتے ہیں ان میں دستور ہے کہ خاندان میں سے دو لڑکے علا الصبح اُٹھ کر جنگل میں جاکر خاص بلوط کے ایک چھوٹے سے درخت کو کاٹتے ہیں۔ مگر کاٹتے وقت اُس پر گیہوں کے دانے ڈالتے اور اسے مبارکبادی دیتے جاتے ہیں۔ اسی سے کرسمس فائر بناتے ہیں۔ درخت کے گرنے کی سمت کا اُن کو بڑا خیال رہتا ہے۔ چنانچہ اگر درخت کٹ کر مغرب کی سمت گرے تو اُس کو بدشگونی تصور کرتے ہیں*۔ اور عورتیں گھروں میں سوّر ہینڈ سے مرغی کی شکل کے کیک بناتی ہیں۔ اور مرد لوگ سور وغیرہ کے کباب بنانے میں مشغول رہتے ہیں۔ لڑکے اس درخت کے تین ٹکڑے کرکے اندر لاتے ہیں۔ اور والدہ ان ٹکڑوں پر گندم پھینک کر برکت دیتی ہے۔ تب لڑکے بول اُٹھتے ہیں۔ سلام! سلام! تمہارا دن مبارک ہو! خاندان کے لوگ ہم آواز ہوکر اُس کے جواب میں بولتے ہیں۔ کاش خدا تیرے بڑے دن کو مبارک کرے۔ اُس کے بعد والد گھر میں مٹھیاں بھر اخروٹ برساتا ہے اور یہ کہتا جاتا ہے۔ خدا باپ اور بیٹے۔ اور روح القدس کے نام سے۔ بعدہ والد ایک بڑی سی موم بتی بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ باہر لاتا اور اُس کو روشن کرتا ہے اور یوں خدا سے دعا کرتا ہے "اے خدا خاندان پر برکت دے۔ کھیتوں پر برکت دے۔ مویشیوں پر برکت دے۔ اور شہد کے چھتوں پر برکت دے۔ اور آئندہ سال میں تندرستی اور خوشی دے" تاکہ وہ خاموش ہوجاتا ہے اور خاندان کے لوگ پکار اٹھتے ہیں۔ خدا اس دعا کو منظور کرے! خدا اس دعا کو منظور کرے! آمین آمین! پھر سب کھانے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ مگر سادگی حد درجہ کی ہوتی ہے۔ اس وقت نہ میز کرسیاں ہوتی ہیں۔ اور نہ کوئی دسترخوان بچھایا جاتا ہے۔ اس سے بیت اللحم سرائے کی چرنی کی سادگی کی یادگاری ہوتی ہے۔

دوسری صبح کو لڑکیاں کسی چشمے سے پانی بھرنے جاتی ہیں اور پانی بھرتی ہوئی اُس چشمہ میں گیہوں پھینکتی ہیں اور چشمہ کو برکت دیتی جاتی ہیں۔ اسی پانی سے کرسمس کیک بنایا جاتا ہے۔ اور حاضرین میں سے سب کو اُس میں سے تھوڑا تھوڑا تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور غیر حاضر دوستوں کو بھی تھوڑا تھوڑا بھیجا جاتا ہے۔ عین بڑے دن کی صبح کو کرسمس وزیٹر یعنی پڑوسیوں یا دوستوں کے خاندان سے ایک لڑکا آتا ہے جس کو پولزنیک کہتے ہیں۔ یہ لڑکا کسی خاندان میں پہونچکر اس خاندان کے لوگوں پر گیہوں پھینکتا ہوا کہتا ہے "مسیح پیدا ہوا ہے؟" جواباً خاندان میں جو والدہ ہوتی ہے۔ یا کوئی اور بزرگ عورت اس پولزنیک لڑکے پر گیہوں پھینکتی ہے اور خاندان کے باقی لوگ اس کے ہم آواز ہوکر بولتے ہیں "ہاں وہ سچ مچ پیدا ہوا ہے"۔ تب پولزنیک لڑکا کرسمس فائر کو مارتا ہے۔ اور جتنی چنگاڑیاں اُس میں سے اُٹھتی ہیں اتنی ہی دفعہ وہ کہتا ہے۔ "کاش تم کو اس سال میں اتنے بیل (یعنی جتنی تعداد چنگاڑیوں کی ہوتی ہے) اتنی بھیڑیں۔ اتنی گائیں۔ اتنے گھوڑے۔ اتنے سور اور اتنے شہد کے چھتے نصیب ہوں۔ نصیبا بڑھے اور دولت اور تندرستی کی افزائش ہو"۔ تب وہ ایک چھوٹی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے ممبران خاندان اس کو کرسی سے گرادیتے ہیں۔ وہ گر کے زمین پر خوب چمٹ جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ نصیبہ وری اس گھر میں بیٹھ گئی۔ اس رسم کے آخر میں خاندان کے سب لوگ ایک ایک روشن فلیتہ اپنے اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اور باپ کے یا خاندان کے کسی بزرگ کے چوگرد جمع ہوتے ہیں

* اور اگر مشرق کی جانب گرے تو اسکو سعید سمجھتے ہیں لڑکے لڑکیاں سارے دن گھر گھر گیت گاتی پھرتی ہیں۔



اور وہ بڑی تعظیم اور سنجیدگی سے سر جھکاتا اور دعا کرتا ہے۔ پھر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر بوسہ لیتا ہے۔ اور بوسہ لیتے وقت یہ کہتا ہے "خدا کی صلح و سلامتی ہمارے بیچ اور ہمارے ساتھ ہو۔ مسیح پیدا ہوا ہے۔ آؤ اُس کے آگے جھکیں۔ خدا کو جلال اور مسیح کو جلال"۔

مسیحی کام ہندوستان کے بعض اضلاع میں

ہم نے ناسگنج وغیرہ میں جو مسیحی کام ہو رہا ہے اُس کا ذکر ناظرین کے مطالعہ کے لئے پیش کیا ہے۔ اور اب بعض دیگر اضلاع کا کام بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جس کا ذکر انڈین وٹنس میں ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار لکھتا ہے کہ ضلع قادرآباد میں ۱۹۰۶ء میں ۲۰۰ عیسائی تھے۔ مگر اب دس ہزار سے زیادہ ہیں۔ گذشتہ سال میں صرف ایک پادری صاحب نے اس علاقہ میں ۲۷۰۰ آدمی مسیحی کلیسیا میں شامل کئے۔ علاوہ ازیں چاروں طرف سے روزانہ بپتسمہ کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں مگر چونکہ کارکنان کی قلت ہے اس لئے اپیل کی گئی ہے کہ ولایت سے اور پادری صاحبان وہاں بھیجے جاویں۔ بلیس دس ہزار بپتسمہ ہوئے ہیں۔ اگر کارکنان وہاں زیادہ ہوتے تو ضرور بہت سے لوگ مسیحی ہو جاتے۔ پھر وہی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر روپیہ اور آدمی ہوں تو پانچ برس میں ۵۰ ہزار عیسائی اور ہو سکتے ہیں۔ پھر دہلی کی بابت مذکور ہے کہ گذشتہ دو سال میں ساڑھے تین ہزار آدمی عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور سوا لاکھ پچاس ہزار آدمی مسیحی کلیسیا میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ ان کے علاوہ اور اضلاع میں بھی بہت کام ہو رہا ہے ان میں سے ۵ اضلاع میں جو کام ہو رہا ہے۔ اس کا نقشہ حسب ذیل دیا گیا ہے۔

نام ضلع	عرصہ	کتنے عیسائی ہوئے	کتنے ہونے کو تیار ہیں
میرٹھ	۵ سال	۴۵۰۰۰	۱ لاکھ
متھرا	"	۲۴۰۰۰	۳ لاکھ ۴۰ ہزار
رڑکی	"	۱۲۰۰۰	۵ لاکھ
امبالہ	۵ سال	۱۵۰۰۰	۲ لاکھ
بدایوں	"	۱۳۰۰۰	۴ لاکھ ۸۰ ہزار
میزان		۱۱۴۰۰۰	۱۲ لاکھ ۸ ہزار

یہ کام نہایت ہی تسلی بخش ہے۔ خدا اس کام پر برکت بخشے۔ فصل تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے ہیں۔ اس لئے فصل کے مالک (خدا) کی منت کرو (دل سے دعا مانگو) کہ وہ اپنے کھیت میں بہت سے مزدور بھیجے۔ تا کہ اُس کے گیہوں کو بڑی سرگرمی اور حفاظت سے اس کے کھیت میں جمع کریں۔ اور اُس کا گھر بند فصل سے بھر جائے۔ جو لوگ ان میں کام کرتے ہیں خدا اُن کو بھی برکت اور ہمت دے تاکہ وہ جانفشانی اور خود نثاری سے اس کام کو کریں۔ جو اُن کے سپرد ان کے مالک نے کئے ہیں۔ اور اس کی روح القدس کے لئے دعا کرنا لازم ہے۔ کیونکہ یہ کام ایسا ہے جو نہ تو زور سے (عبرانی زبان میں لشکر سے۔ یعنی بہت سے آدمیوں سے) اور نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ (زکریاہ ۴: ۶) ہو سکتا ہو۔

اُن کیساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے

یوں تو ہم جانتے ہیں کہ جو صاحبان اس کھیت میں کام کر رہے ہیں وہ تجربی کام کی حالت سے واقف ہیں اور کام کرنے کے طریق سے بھی ناآشنا نہیں ہیں۔ مگر پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہی بات بار بار لکھنا ہمارے لئے مشکل نہیں اور تمہارے لئے فائدہ کا باعث ہے۔ ہم آپ صاحبان کو خداوند کے سنہلے قانون کی جانب راغب کرتے ہیں "تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو۔ ساری شریعت کا کمال یہی ہے۔ اور پھر اس بات کو بھی یاد رکھیں جو خداوند مسیح اس وقت جبکہ اپنے جلال میں آئیگا اپنے دہنے ہاتھ کھڑے ہونے والوں سے کہیگا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ تم نے چونکہ میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا۔ اس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔ (متی ۲۵: ۴۰) اور اس بات کو زیادہ تر ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ کہیں ہم میں سے کوئی ایسا نہ ہو جس سے کہا جائے کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا اس لئے میرے ساتھ نہ کیا (ایضاً ۴۵ آیت)۔ یاد رکھنا چاہئے چھوٹے مسیحیوں میں مسیح کی صورت ہے۔ ان میں مسیح بستا ہے۔ اُن کے ساتھ جیسا سلوک کیا جائیگا وہ دراصل اُن کیساتھ نہیں بلکہ مسیح کے ساتھ کیا جائیگا۔ اسلئے بڑے خبردار رہنا چاہئے

انگریزی طلبا کا خیال ہندوستانی طلبا کے بارے میں

ایک ہندوستانی طالب علم جو انگلستان میں پڑھ رہا ہے۔ کرسچن پیٹریٹ بمبئی کو رپورٹ دیتا ہے۔ کہ انگریز مردوں اور عورتوں کے درمیان عام خیال یہ ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی سب بم پھینکنے والے ہوتے ہیں۔ اس ہندوستانی طالب علم کی ایک ہم جماعت لیڈی نے اس سے پوچھا کیا جب تم ہندوستان کو واپس جاؤ گے تو ان میں سے ایک ہو گے جو ہندوستان میں افسروں پر بم پھینکتے رہتے ہیں"۔ افسوس ہے کہ بعض عاقبت اندیش اور بدخواہوں نے انگلستان کیساتھ ایسی ناجائز حرکتیں کرکے سارے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو بھی انگلستان میں بدنام کر چھوڑا۔ اب ہندوستان کو ذرا ہوش سے کام کرنا چاہئے۔

آفتاب سی روشنی والا لیمپ

انگلستان کے ایک ڈاکٹر نے ایسا لیمپ ایجاد کیا ہے کہ جس کی روشنی سورج کی روشنی کے برابر ہے۔ اس لیمپ میں ایک ایسا ڈھکنا لگا ہوا ہے۔ کہ جب وہ اس ڈھکنے کے کمرے میں لٹکایا جاتا ہے تو اس کی کرنیں ایک فلزی ریفلکٹر پر جا پڑتی ہیں اور روشنی بغیر رنگ کے پردوں پر جو مسلسل طور پر باترتیب لگے ہوئے ہیں ٹرنگان کے ذریعہ سے نیچے کو جاتی ہے۔ اس طرح سے جو روشنی پیدا ہوتی ہے وہ سورج کی روشنی کے بالکل مساوی ہے۔

مراسلات

”آج داؤد کے شہر میں“

آج وہ دن ہے جو دنیا کے آخر تک ایک نمایاں کام کے لئے یادگار رہیگا۔ آج گویا وہی نظارہ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس میں یوسف مریم کے ہمراہ بیت الحم کو زیر حکم طائبریس شہنشاہ روم نام لکھوانے کو جاتا ہے۔ اور گرد کی بستیوں اور شہروں کے لوگ کثرت سے وہاں جمع ہیں۔ حالانکہ بے معلوم جگہ اور سفر خانہ ان میں بیت الحم کی چرنی میں ایک لڑکا تولد ہوا ہے۔ وہاں کے مسافروں کو کیا معلوم تھا کہ یہاں ہمارے درمیان ایک نشان ظاہر ہونیوالا ہے۔ ایک ایسی بات کا شروع ہونیوالا ہے۔ جس کی یادگار تا ابد قائم رہیگی۔ وہ کیا جانتے تھے کہ شہنشاہوں کا شہنشاہ تولد ہونیوالا ہے۔ مگر ان میں سے بعض وسائل سے ظاہر کر دیا گیا کہ دنیا کی امید اور سہارے نے تولد لیا ہے۔ دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا سو کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے کو آئے ہیں“۔ ناظرین آج کیا ہی خوشی کا مقام ہے کہ آج کے دن اس دنیا میں نجات آئی۔ کیا یہ دن مبارک دن نہیں ہے؟ خوش ہونا اور خوشی منانا فرض ہے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس دن کی یادگار میں حقیقی خوشی مسیحیوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ رواج کچھ ایسا پڑ گیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تہواروں کی مانند بیرونی اور غیر ضروری بلکہ بعض فضول باتوں پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہوئے کرسمس ڈے میں دل کھول کر شراب میں غرق ہو جاتے ہیں۔ وہ اس موقعہ کو ان فضولیات کے لئے جائز قرار دے لیتے ہیں۔ البتہ ایسے لوگوں کو نہ ہی ہم مسیحی قرار دیتے ہیں۔ اور نہ بائیبل۔ لیکن ان کے علاوہ اور بھی ہیں جو اگرچہ شراب وغیرہ پر بہت محو نہیں ہیں لیکن عمدہ عمدہ کپڑوں اور لذیذ سے لذیذ کھانوں نے اُن کا دل لیا ہوا ہے۔ اگر اچھے اچھے کپڑے پہن لگے (اور ضرور پہنیں گے خواہ کوئی ہی ہوں) اور عمدہ عمدہ کھانے اور کیک وغیرہ پک گئے تو تو وہ کہیں گے کہ بڑا دن منایا گیا ہے ورنہ نہیں۔ مجھے کہنے دیجئے کہ مو نہ الذکر باتیں جائز حد تک تو روا ہیں۔ مگر ان میں حد تک دل نہ لگایا جائے۔ اور انہیں کو بڑا دن نہ سمجھا جائے حقیقی خوشی یہ ہے کہ ہم آج کے دن اسبات کی خوشی منائیں کہ آج اس جہان میں نجات آئی اور یوں مجھ کو بھی۔ فرشتوں کی زبانی گڈریوں کو خبر ملی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند“۔ فقط

این۔ جیلی۔ لاہور۔

عمانوئیل

دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے جس کا ترجمہ یہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔

متی ۱: ۲۳

کیا ہی عجیب نام ہے۔ عمانو۔ ہمارے ساتھ۔ ایل یعنی خدا۔ ایک کنواری سے ایک بیٹا پیدا ہوتا اور اس کا نام عمانوئیل رکھا جاتا ہے۔ اس بیٹے میں خدا ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسرے محاورے میں وہ بیٹا مظہر خدا ہے۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے۔ کنواری کا بیٹا یسوع ناصری ہماری طرح انسان ہے۔ خون اور گوشت والا جسم رکھتا ہے۔ اور پھر عمانوئیل بھی کہلاتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے؟ اور بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے عالم بڑے سے بڑے ودوان اور بڑے سے بڑے بادشاہ اس کنواری کے بیٹے کے آگے سرنگوں ہوتے اور اسے عمانوئیل پکارتے ہیں۔ کیا انسان میں خدا کا ظہور ممکن ہے۔ اگر ہے تو اس سے ہم کو فایدہ ہے۔ آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے اس مظہر خدا یا عمانوئیل کا بھید سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم اگر اپنے آس پاس فطرت پر نگاہ کریں تو فطرت میں بھی عمانوئیل کے اظہار کا ثبوت پاتے ہیں۔

فطرت میں عمانوئیل

فطرت سے ایک چھوٹا سا پھول اٹھاؤ اور اس سے پوچھو کہ اے چھوٹے پھول تیری یہ خوبصورتی کہاں سے ہے؟ وہ کہیگا عمانوئیل خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اُسی کی خوبصورتی سے ہم خوبصورت بن گئے۔ ہماری خوبصورتی اسی کی خوبصورتی کا اظہار ہے۔ فطرت کی ساری چیزیں خدا کی کاریگری۔ خدا کی قدرت۔ خدا کی دانائی۔ خدا کی مہربانی خدا کی پروردگاری وغیرہ ظاہر کرتی ہیں۔ فطرت پکار پکار کے کہتی ہے عمانوئیل خدا ہمارے ساتھ ہے۔

گو فطرت میں خدا کا اظہار ہے مگر گناہ کے سبب ہماری آنکھوں پر ایسا پردہ پڑ گیا کہ اس کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اگر فطرت میں ہم خدا کو محسوس کرتے ہوتے تو اس خوبصورت فطرت میں خدا کی حضوری میں ہم بدصورت اور گناہ آلودہ زندگی بسر نہ کر سکتے۔ فطرت میں عمانوئیل ہماری آنکھوں سے غائب ہو گیا پھر فطرت انسانی ذات سے باہر ہے بہتیرے گھر چھوڑ فقیر بن عمانوئیل کی تلاش میں بن جنگل میں پھرتے ہیں۔ کیا وہ بن کے درختوں میں عمانوئیل کا درشن پاتے؟ وہ جب سنسان جنگل میں اپنے بھاری بوجھ سے روتے ہیں تو کیا اس وقت کوئی ہرے بھرے درختوں میں سے یا خوبصورت پہاڑ کے چٹانوں میں سے نکلکر آتا اور اس کے آنسوؤں کو پونچھتا ہے؟ فطرت میں عمانوئیل فطرت کے ذریعے سے ہم کو بھوک میں روٹی پیاس میں پانی ہاری بیماری میں دوا تو دیتا ہے۔ مگر فطرت کے ذریعے سے ہمارے ٹوٹے دلوں کو نہیں جوڑتا۔ ہمارے آنسوؤں کو نہیں پونچھتا۔ ہم کو شیطان اور گناہ کی غلامی سے نہیں چھڑاتا۔ فطرت بیرونی ہے۔ فطرت میں عمانوئیل بھی بیرونی ہے۔ اُس کو ہم اپنا نہیں کہہ سکتے۔

جب فطرت میں عمانوئیل نہیں ملتا تو کبھی کبھی کسی کسی شخص پر خاص خاص مقصد سے خاص خاص طور پر عمانوئیل کا اظہار ہوا۔ جسے تھیوفنی

تھیوفنی



(Theophany) یا اظہار الٰہی تجھ میں ابراہام۔ اضحاق۔ یعقوب و موسےٰ یشوع وغیرہ کتنے ہی بزرگ اور نبیوں پر اس قسم کا اظہار ہوا۔ اگرچہ ان اظہاروں سے کسی قدر عمانوئیل کی شخصیت ظاہر ہوتی تھی اور وہ انسان کے زیادہ قریب بھی معلوم ہوتا تھا۔ تاہم اس کا یہ اظہار عارضی تھا۔ سدا انسان کے ساتھ بنا نہیں رہتا تھا۔ مگر تو بھی ان ظہوروں کے ذریعہ سے مانا تو ظاہر کیا گیا کہ عمانوئیل کا اظہار ممکن ہے۔ خدا کا انسان کے ساتھ ہونا اغلب ہے۔

اب غور سے دیکھو کہ فطرت کی چیزیں گواہی دیتی ہیں کہ خدا یسوع عمانوئیل ہمارے ساتھ ہے۔ فطرت کے تعلق میں ہماری جتنی حاجتیں ہیں عمانوئیل فطرت کے ذریعے سے ان کو رفع کرتا ہو عمانوئیل خاص خاص موقعوں پر خاص خاص شخصوں پر ظاہر بھی ہوا۔ اب اُس کا ایک اور ظہور باقی ہے جس کے لئے نبی پیشینگوئی کرتا اور فطرت بھی اپنے فطرتی قانون کے علاوہ فوق القدرت طریق سے اُس کے استقبال کے لئے مستعد ہوتی۔ تب ہی تو وہ غیر معمولی طریق سے ایک کنواری کے گربھ سے مجسم ہوا۔ اگر بن کے درختوں میں باغ کے میووں میں ہوا کے پرندوں کی آوازمیں عمانوئیل کا اظہار ممکن ہے۔ اگر حورب کے پہاڑ پر جلتی ہوئی بوٹی میں یا یریحو کے میدان میں آسمانی لشکر کے سردار کی صورت میں عمانوئیل کا ظہور ممکن ہے تو بیت اللحم کی سرائے میں۔ کنواری کے بیٹے میں بھی عمانوئیل کا ظہور ممکن ہے۔ پس یسوع کا عمانوئیل ہونا غیر ممکن نہیں

عمانوئیل کے ظہور کے عملی نتائج

اب اس عمانوئیل کے ظہور سے ہم کو کیا فائدہ ہے۔ یا یوں کہو کہ ہمارے لئے اس ظہور کے عملی نتائج کیا ہیں۔

(۱) خدا ہمارے ساتھ ہے ہم کو گناہ کی سزا اور گناہ کی غلامی سے رہائی ملتی ہے۔ فطرت میں ہمارے گناہ کا کفارہ نہیں ہے لیکن یسوع عمانوئیل ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ فطرت میں گناہوں کی غلامی سے رہائی نہیں۔ اس لئے کتنے ہی سادھو سنت اگرچہ پہاڑ و جنگل میں جا کر فطرت کے عمدہ سے عمدہ نظارے میں پناہ لیتے تو بھی وہاں گناہ سے رہائی نہیں پاتے۔ لیکن یسوع عمانوئیل نے گناہ کا سر کچل ڈالا اب اُس کا زور ہم پر نہیں ہے (دیکھو رومیوں ۶ باب)

(۲) خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم کو غم میں تسلی ملتی۔ ہم جس دن دنیا میں پیدا ہوئے اس دن جو روئے عمر بھر روتے ہی رہتے ہیں۔ دنیا میں کوئی دوست نہیں جو ہمارے آنسوؤں کو پونچھ سکے۔ ہم دل بہلانے کے فطرتی چیزوں کے پاس جاتے۔ مگر فطرت میں تسلی کہاں؟ رسول کہتا ہے کہ ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِ زہ میں پڑی تڑپتی ہے۔ (رومیوں ۸: ۲۲) پس مخلوقات کے پاس تسلی نہیں۔ لیکن یسوع عمانوئیل ہم کو بلاتا ہے کہ اے محنت اُٹھانیوالو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ (متی ۱۱: ۲۸) آہ کیسی عجیب بلاہٹ ہے۔ ہم یسوع عمانوئیل کے پاس آتے اطمینان پاتے ہیں۔ وہ ہمارے دوست سے عزیز ہے۔ اُس کی بے بیان محبت میں عجیب فرحت ہے۔

(۳) خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم کو جنگ میں غلبہ ملتا۔ ہماری زندگی ایک جنگی زندگی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا بھوک و پیاس ہم کو ستاتی ہے۔ یہاں کے دوست ہمارے دل کو توڑتے ہیں۔ بے سبب لوگ ہم سے دشمنی کرتے۔ یہاں تک کہ اگر بس چلے تو ہمارا خون بھی پی جائیں۔ پھر ہمارے اپنے ہی دل کے باطن میں کتنے دشمن ہیں۔ طرح طرح کی بُری خواہشیں کیڑے کی طرح ہمارے اندر کاٹتی ہیں۔ ہم شیطان کی آزمائشوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نہ ظاہری فطرت میں نہ اندرونی طبیعت میں ایسی کوئی قوت ہے۔ جو اس زندگی کے جنگ میں کام آئے لیکن جب ہم یسوع عمانوئیل کے پاس آتے تو ہم کو فتح سے بھی غلبہ حاصل ہوتا۔ (رومیوں ۸: ۳۷) وہ کہتا ہے کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔ کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ (۲ قرنتیوں ۱۲: ۹)

(۴) خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم کو موت میں زندگی ملتی۔ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ (رومیوں ۶: ۲۳) جب میں موت کے سایہ کی وادی میں پھروں تو مجھے خوف وخطرہ نہ ہوگا کیونکہ تو میرے ساتھ ہے۔ (زبور ۲۳: ۴) موت ایک طرف سے گویا گھڑی ہو جاتی۔ ہم یسوع عمانوئیل کے ساتھ باپ کے گھر داخل ہوتے۔ پیارے بھائی۔ پیاری بہن یسوع عمانوئیل ہے۔ وہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ہوں۔ (متی ۲۸: ۲۰) پس دلی ارادے سے خداوند سے لپٹے رہو (اعمال ۱۱: ۲۳)

از پادری بی بی رائے۔

چلو ملنے کو اے یارو کہ اب اُستاد آیا ہی

(مرقومہ واعظ)

آج آپ بیت اللحم جانے کو تیار ہیں مبارک ہو۔ کیونکہ :-

بیت اللحم کی خاک مقدس کے روبرو
کیا خاک ہے قدر بھلا ذرہ تبسیم کی۔

مگر میں آج آپ کو بیت اللحم میں نہیں الّا بیت عنیاہ کو لیجانا چاہتا ہوں۔ آج میرے پاس آپ کے واسطے بھی پیغام ہے۔ کہ اُستاد آیا ہے۔ اور تجھے بلاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آسمانی راگ آپ کے کان میں گونج رہے ہیں۔

تعریف آسمان پہ زمیں پہ صلاح تھی۔
خلق خدا میں میل کی ہو رہی پکار آج

آج آپ کا گھر پھل پھولوں سے بھرا ہے۔ بیز قلوں پر بتیاں بیٹھکر آپ کے بچے آپ کے چاروں طرف پھر رہے ہیں۔ نئے نئے ڈریس جن کو آج کے دن کے واسطے رکھا تھا پہنے ہوئے کودتے پھاندتے۔ ہیپی کرسمس ہیپی کی آوازیں دے رہے ہیں۔ آپ اُن کی خوش آوازی پر مگن ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔ کیک اور مٹھائیاں۔ پلاؤ اور زردے سب نعمتیں آپ کے سامنے موجود ہیں۔ آپ خوش نصیب ہیں مبارک ہو۔

لیکن میرے بھائی اور میری بہن۔ یہ چیزیں بیت اللحم کا راز اور راہ نہیں۔ بیت اللحم کی حقیقی خوشی آپ کو ان سے نصیب نہیں ہو سکتی۔ بھلا خیال کرو آپ کا گھر

میں خدا نے بیٹا بخشا تھا۔ وہیں آپ کو خبر ملی کہ آپ کا فلاں رشتہ دار مرگیا۔ آپ نے بیٹے کی شادی کی ہے۔ عین اسی وقت آپ کو خبر ملی کہ آپ کا باپ مرگیا۔ آہ کیسی خوشی اور کیسے جلسے۔ راحت و رنج دنیا میں توام ہیں۔ ایسی حالت میں کیا خوشی ہے۔ میں اکثر سنا کرتا ہوں کہ جب کرسمس کے موقعہ پر کسی کو مبارکبادی دی گئی۔ جواب ملا ہمارے واسطے کیا خوشی ہے۔ دو مہینے ہوئے جوان بیٹا گذر گیا ہے گھر میں رانڈ بیٹھی ہے۔ دوسری کہتی ہے بہن مجھے کیا خوشی ہے۔ خاوند گذر گیا بے یار و یاور ہوں۔ آپ خوشیاں کریں۔ ایک اور کہتی ہے دو مہینے سے گھر میں بیماری ہے۔ آرام و خوشی جاتی رہی۔ میرے واسطے کیا مبارکبادی ہے۔ ایسی ایسی آوازیں سنکر آپ کا کرسمس کیسا خوش کرسمس ہوگا۔ ان ماتم دکھیوں کی حالت آپ پر کیا اثر کرے گی۔ کیا ایسے لوگ بیت اللحم جانے کو تیار ہیں؟

پھر ایک اور بات بھی ہے کہ آپ کو خدا نے سب کچھ بخشا ہے۔ ساری نعمتیں آپ کے پاس موجود ہیں۔ آپ نے ذرا اپنے ہمسایہ کو بھی دیکھا ہے جس کا جھونپڑا آپ کے محل سرائے کے زیر سایہ ہے۔ اس کا اکلوتا بیٹا بیمار ہے۔ دسمبر کی ۲۵ تاریخ ہے۔ نہ اس کے پاس کافی کپڑا ہے۔ نہ جھونپڑا گرم کرنے کو لکڑی۔ نہ دوائی کے واسطے پیسہ۔ نہ کافی خوراک۔ آپ کے بچوں نے رات بھر اودھم مچا رکھی۔ اُس کے شور سے نہ وہ سو سکا۔ نہ اُس کے بیمار بچے کی آنکھ جھپکی۔ لیکن اُس بے چارے میں حوصلہ نہیں کہ آپ کے بچوں کو روک سکے۔ اب صبح دھوپ نکل آئی ہے۔ اس نے باہر بچے کو کھٹیا ڈالکر اُس پر لٹا دیا ہے۔ کہ دھوپ میں گرم ہو۔ آپ کے بچے ہاتھوں میں کھلونے مٹھائیاں لیکر زرق برق پوشاکیں پہنے ہوئے اُس کے سامنے سے گذر رہے ہیں۔ لیکن اُس مصیبت زدہ پر کسی کی توجہ نہیں۔ وہ گرجہ کا گھنٹہ بجا ہے۔ لڑکے تو پہلے ہی گرجا جاکر حاضرین میں جگہ جگہ اٹکھیلیاں کر رہے ہیں۔ اب آپ بھی اپنی میم صاحبہ کا ہاتھ میں ہاتھ لئے کر غٹرغوں غٹرغوں کرتے ہوئے ٹھیک رفتار گرجا کو روانہ ہوئے۔ آہ اُس مصیبت زدہ باپ کے جھونپڑہ کے سامنے سے گذر گئے۔ نہ تو آپ نے اور نہ آپ کی نازک اندام رحمدل میم صاحبہ نے اس طرف دیکھا۔ بلکہ یہاں سے اور بھی تیز قدم چلائے۔ اس کی مصیبت زدہ حالت کو دیکھ کر آپ کی خوشی میں بھنگ نہ پڑے۔ آہ ایسی حالت میں آپ بیت اللحم کو جا رہے ہیں۔

بیت اللحم کو آپ نہ پہنچینگے میری جاں
گرجے کا راستہ ہے یہ۔ چرنی نہیں یہاں

بیت اللحم جانے کے واسطے تین تحفوں کی ضرورت ہے۔ ذرا مجوسیوں کے جیبے ٹٹولکر دیکھ لیں۔ سونا مُر اور لوبان۔ میرے بھائی بیت اللحم تو آپ راہ میں چھوڑ گئے بیت اللحم تو وہ مصیبت زدہ کا گھر تھا۔ جس کی طرف آپ نے نظر بھر کر بھی نہ دیکھا۔ مسیح وہاں کھاٹ پر پڑا ہوا تھا۔ اُس کو سونا مر اور لوبان نذر کرنا تھا۔ آپ اُس کو ہیکل میں ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اے آپ نے آج اپنے بچوں کی خیر خیرات کرسمس کی خوشی پر پچاس روپیہ کا نوٹ جس پر آپ کا نام لکھا ہوا ہے گرجا کے چندہ میں ڈالا ہے۔ یہ آپ کو کیا نفع دے گا کیونکہ مسیح کی نذر تو یہ نہیں ہوا۔ یہ تو پادری کی نذر ہوا ہے۔ پادری کی نذر میں آپ کی قدر ہے مگر کیا آپ خدا کے منظور نظر بھی ہوئے۔ بھلا کہ مسیح راہ میں ننگا تھا۔ آپ نے اُسے نہ پہنایا۔ مسیح راہ میں بھوکا تھا آپ نے اُسے نہ کھلایا۔ مسیح راہ میں بیمار تھا آپ نے اُس کی عیادت نہ کی۔ آپ بیت اللحم جانے کے قابل نہیں۔ آئے میرے ساتھ بیت عنیا تک۔ وہاں سے سیدھا راستہ آپکو بیت اللحم کو ملیگا۔ ضرور ملیگا۔

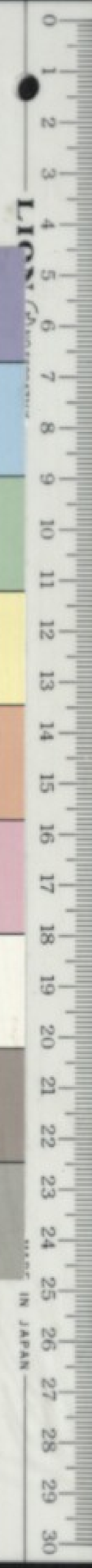
میں غمزدوں کو یتیموں کو بیواؤں کو بیماروں کو۔ ناامیدوں کو مژدہ دوں کہ ہاں تجھ کو بھی۔ اے مال مست بھائی پیغام دیتا ہوں

چلو ملنے کو اے بھائیو کہ اب استاد آیا ہے

اٹھو ناامید ہو کر کیوں پڑے ہو۔ اگر حکیم آپ کی بیماری سے عاجز ہیں۔ اگر آپ کا کوئی عزیز گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے جس کی روحانی موت پر آپ ماتم کر رہے ہیں۔ اے غمزدہ بہن مریم سُن مارتھا کیا کہتی ہے۔ استاد آیا ہے اور تجھے بلاتا ہے۔ دنیا کی جھوٹی تسلی دینے والوں کو چھوڑ دو۔ اس پیغام پر کان دھرو کہ استاد کیوں آیا ہے اور کیوں بلاتا ہے۔ استاد آیا ہے۔ کیوں؟ زندگی دینے کے واسطے۔ میں آیا ہوں کہ وہ زندگی پاویں۔ اور زیادہ پاویں۔

استاد آیا ہے۔ کیوں؟ مردوں کو زندہ کرنے۔ اپنے دلوں سے ظاہری رسومات کے پتھر اٹھا دو۔ پھر اُس کی قدرت کا کرشمہ دیکھو۔ یسوع ایمان سے تمہارے دلوں میں بسے۔ نہ ظاہری رسومات سے۔ کیا آپ نے یسوع کو دیکھا ہے۔ اگر نہیں دیکھا تو خوشیاں کس بات کی کر رہے ہو۔ رسومات پر مر رہے ہو۔ ظاہر داری پر مٹ رہے ہو۔ اے مردہ دلو پتھروں کو اپنے دلوں کے دروازے سے دور کرو۔ پھر یسوع کی قدرت کو دیکھو۔ یسوع آیا ہے۔ کہاں؟ آؤ میرے ساتھ میں آپ کو دکھاؤں۔

کہتے ہیں کہ کسی موچی کو بڑی خواہش تھی کہ یسوع کو دیکھے۔ ایک دن اُس کو خواب آئی کہ کل تو مجھے دیکھیگا۔ موچی بڑا خوش ہوگیا۔ جاڑے کے دن تھے۔ سردی کڑاکے کی پڑ رہی تھی۔ علے الصبح اپنی دوکان پر جا بیٹھا۔ ایک غریب نادار بڑھیا ننگے پاؤں اُس کی دوکان پر آئی۔ موچی کو اُسے دیکھ کر ترس آیا۔ جھٹ ایک نیا جوڑا اس کو پہنا دیا۔ ابھی وہ وہاں سے رخصت ہی گئی تھی کہ ایک لڑکا ننگ دھڑنگ جاڑے سے ٹھٹھرتا ہوا اس کی دوکان کے سامنے سے گذرا۔ اس نے جھٹ اپنا کوٹ اتار کر اُسے پہنا دیا۔ پھر ایک بھوکا اس کے پاس آیا۔ اس نے اپنی روٹی اُسے دے دی۔ یونہی ہر ایک کے ساتھ جو اُس کے پاس آیا اسی طرح سلوک کیا۔ اور دن بھر یسوع کی انتظار میں بیٹھا رہا۔ مگر شام تک یسوع نہ آیا۔ بڑا حیران ہوا۔ سوچنے لگا کہ میرا خواب غلط نکلا۔ خداوند نے آج دیدار دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر پورا نہ ہوا۔ ناامید ہو کر گھر میں گیا۔ انہی فکروں میں غرق سو گیا۔ خواب کیا دیکھتا ہے کہ یسوع آگیا ہے۔ بڑا خوش ہوا کہنے لگا کہ خداوند آج دن بھر میں آپ کے دیدار کا منتظر رہا۔ مگر



آب ذرا یہ خداوند نے فرمایا کہ چلے جاؤ اور تیرے پاس آیا۔ تو نے مجھے جوتا پہنایا۔ پھر ننگا آیا تو نے مجھے کوٹ پہنایا۔ بھوکا آیا تو نے مجھے روٹی کھلائی میں اپنے بندوں کو اسی طرح دیدار دیا کرتا ہوں۔

اے بھائی اور بہن کیا آپ نے کرسمس پر اس طرح یسوع کا دیدار کیا ہے۔ آہ آپ کے دل پر ہمسات کے چھلکے چڑھے ہیں آپ یسوع کو نہیں دیکھ سکتے۔ سنا ہے دلوں پر اور سر اس کی ندیکر تاہے۔ غریبوں اور مصیبت زدوں کو اپنے کرسمس میں شامل کرو۔ ہزار ایسے پیام خاص ہے۔ اتفاق ہو گئے۔ پاسبت ہمیشہ ایک دن مجھ سے بیان کرنے لگے کہ ایک دن میں اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا۔ کہ ایک فقیر آیا۔ وہ فقیر ۔ کہ ایک ۔ پاس وہ مجھ سے بھیک مانگنے لگا۔ میں نے اسے کہا کہ جا اپنے سامان پہ دو بتا بھی ہے مگر یہ سنکر وہ چلا گیا۔ اس کے چلے جانے پر میں حیران ہوا کہ عجیب فقیر ہے کہ فوراً ہی بات سنکر چلا گیا۔ یہ فقیر نہ تھا۔ اسی وقت میرے چند آدمی دوڑا دیئے کہ اس قسم کا فقیر شہر کی طرف گیا ہے۔ اس کو ڈھونڈھ کر لاؤ۔ رات آئی اس کو میرے آدمی ڈھونڈھ کے اس نے ملنا تھا نہ ملا۔ اس روز کا مجھے ایسا افسوس اور رنج ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ وہ مسیح تھا جو میرے دروازے سے خالی چلا گیا۔ جب جب وہ وقت مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے کیوں اس سے انکار کیا۔ اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں۔

کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا واقعہ نہیں گذرا۔ پھر آپ کرسمس پر کیا خوشی مناتے ہیں۔ بچوں کو کھلاتے پلاتے ہو دوستوں کو تحفے تحائف دیتے ہو۔ یسوع بھوکا اور ننگا آتا ہے۔ آپ اس پر نظر بھی نہیں کرتے۔ آہ کیا یہ کلام خدا آپ کے واسطے ہے کہ وہ اپنوں پاس آیا اور اس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔

ہمسنتا دوا ہے بھیوں تاکہ تجھے ایمان کی دولت دیوے تو مغرور ہے تو اپنی دولت پرست ہے تو تنہا ورا ہے وہ تجھ کو بلاتا ہے لیکن اس کی آواز نہیں سنتا۔ دیکھ یسوع ہر روز تیرے دروازے پر آتا ہے۔

ہمسنتا دوا ہے بھیوں ؟ غمزدہ میں بہن تجھے تسلی دینے کو یتیم مصیبت زدہ کو آرام دینے کو۔ کیا یہ آواز تمہارے کان میں نہیں پہونچی۔ یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا والی اپنے مکان مقدس میں خداوند ہے۔

ہمسنتا دوا ہے بھیوں ؟ تھکے ماندوں کو آرام دینے۔ ذرا کان دھر کے اس کی آواز سن

اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔

یسوع ماضی۔ حال۔ استقبال میں یکساں ہے جس نے مریم اور مرتھا کو تسلی دی۔ جس نے نائن کی بیوہ کے آنسو پونچھے جس نے پطرس کو توبہ بخشی اور بحال کیا جس نے صلیب پر مرتے چور کو فردوس کی بشارت دی۔ تجھ کو بھی آج وہی نعمتیں بخشنے کو تیار ہے۔ بخشتا ہے صرف ایمان چاہیے۔

آؤ دیکھو شہنشاہ آیا ہے۔ اس کے حضور سب لازم ہے کہ اس کی مدح سرائی کریں۔

ابن خدا کا آج جہان میں ظہور ہے۔
شمس و قمر ستارے ہیں سب اسکا نور ہے
علت ہے کائنات کا وہ کلمۂ خدا
نیچر کا کل نظام بھی اس کے حضور ہے
حکمت وہی ہے قدرت حق عقل کل وہی
سمجھے گا اس کو بس وہی جو ذی شعور ہے
ہر اک بشر کا کرتا ہے روشن ضمیر وہ
وہ صورت خدا ہے حقیقی وہ نور ہے۔
بجتے ہیں شادیانے سما و زمین پر
افلاک پر خوشی ہے زمیں پر سرور ہے۔
ملتی گناہگاروں کو ہے آج مغفرت
انعام آج ہم کو یہ لینا ضرور ہے۔
اُس کا ٹھکانا دونوں جہاں میں نہ ہو کہیں۔
جو تیرے در سے میرے مسیح آج دور ہے۔
مردود ہو گیا وہی مقہور بھی ہوا۔
جو تیری بارگاہ سے یعنی نفور ہے۔
ایسی نجات کا جسے مشتاق نہ دل سے ہو
اجہل ہو اُس کے سر میں غرور و فتور ہو
دیدار خاکساروں کو ہووے حبیب کا
محروم اس سے ہوتا ہے جس کو غرور ہو
زندہ ہو جو سن لے آج صدا ابن حق کی تو
گر نہ سنیگا اس کی تو اس کا قصور ہے۔
جنت ہمارا وارث مسیحا نے کر دیا۔
باہر کلیسیا کے وراثت سے دور ہے۔
آ جائیگا وہ گا۔ بتا اب وہ تجھے۔
سنتا اس کا نام ہے اور غفور ہے۔
واعظ خوشی سے خوب ترانے اُٹھائیے۔
تیرا عزیز عیسیٰ بنا آج طور ہے

میلاد شریف

خورشید دن بھر کا تھکا ماندہ اہل مشرق کے لئے شفق کا لباس پہنتا ہے۔ پر اہل مغرب کے لئے تروتازہ عروس بہار کی طرح سات رنگوں کے آنچل سے مغربی حیوران حسن کو یہ کہہ رہا ہے۔ کہ صبح صادق نمودار ہوئی۔ اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور دن بھر ویرانے اور بستیوں میں اپنی خور وفش اور دانہ دُنکے کا سامان کرو۔ غیرہ۔ تو مغرب والوں کا سماں ہے پر مشرق والے اپنے نئے نئے سامانوں سے کرسمس ایو کی انتظاری میں ہیں۔ کہیں پر دامن کو گھٹنے کی سرنگ سیار ہیں۔ کہیں پر راتوں کو نذرانیں اڑ رہی ہیں۔ اور کہیں پر راتوں کو بھی بعد حیرت چشم اں ہو رہی ہے کہ ماہ کامل پر نور اور پُر جلوہ ٹیلی ذکر سے نمودار ہوتی ہے۔ اور یہ زبان حال اور قال بے فرائی ہے۔ [illegible] آسمان پر جلال اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہو اور وہ بیچارے گڈریے ان نورانی صورتوں کو دیکھ کر ڈر۔ اور ہر ایک

جاتے ہیں اور ڈر کر پیچھے انگیٹھی جا بیٹھتے ہیں۔ تو فوراً ایک خوشی کی آواز آتی ہے۔ جو مژدہ کی صورت میں بدل جاتی ہے کہ تم لوگ ڈرو مت بلکہ خوش ہو کہ تمہارے لئے ایک نجات دہندہ اس دنیا میں مجسم صورت میں ہو کر آیا ہے۔ وہ مسیح خداوند ہے۔ تم ذرا اسی ہی بیت الحم میں جا کر اس نجات دہندہ کو دیکھو کہ جو سرائے میں چرنی میں ایک عورت کے سامنے پڑا ہے۔ چنانچہ وہ گڈریئے ایسا ہی جا کر دیکھتے ہیں۔ سو یہ تو اُن گڈریوں کا چشم دید حال ہو بہ ہار۔ اس میں کہاں تک خیال ہے۔ ہاں ہم بھی ایمان کے ذریعے ۲۴ دسمبر کی شب کو شب بیداری کرتے ہیں اور

Singing Band

کے ذریعہ بلند اور مستانہ گیت گا کر خوش الحانی سے اس نجات کی خوشخبری کی خوشی کرتے اور خداوند کی حمد ثنا میں گذارتے ہیں بعض فرقے ہیں جو رات کو وہی چرنی کا سماں اور وہی بیت الحم کا نظارہ دکھانے کی کوشش کرتے۔ نیز کیسے ہی ہو اُس کی خوشی کا اظہار ہے۔ اب دیکھئے کہ ہم بڑے دن کی صبح کو کیا کیا کرتے ہیں۔ صبح ہی لوگوں کے گھروں میں مختلف چیزیں نوکروں کے ہاتھ یادگاری کے ساتھ بڑے دن کا تحفہ یا بڑے دن کا کارڈ بھیجا کیا الفاظوں میں بھیجے ہیں۔ اور بہت سے لوگ صبح ہی اپنے گھر سے لوگوں کو مختلف چیزیں دیتے اور ہندو اپنے سرکاری افسروں کو نقد و تحائف دیتے ہیں۔ اور پھر لوگ نہا دھو کر بڑے دن کے طرح طرح کے اچھے کھانے کھاتے جن کو ناظرین سب سمجھتے ہیں مثلاً ایک جشنائی پلاؤ۔ قورمانی وغیرہ وغیرہ اور کوئی دس گیارہ بجے بڑے دن کی تیاری کرتے ہیں اور وہاں عجیب طرح طرح کی صورتیں اور مختلف صورتیں گوناگوں رنگوں کے لباس میں خداوند تعالیٰ کی حمد میں تیار ہوتی ہیں۔ غرضیکہ سال بھر کی کمائی ایک غریب سے غریب عیسائی اسی خوشی کے موقعہ پر لگا دیتا ہے۔ خیر جو کچھ ہو سنجیدگی کے ساتھ اس کے جلال کے لئے ہو تا۔ اس کی زندگی پورے طور سے منائی جا رہے۔ صرف ان چند سطور پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ دیگر اصحاب نے بھی رنگین اور مقفّیٰ عبارتوں سے میلاد شریف وغیرہ کالم مرصع کئے ہیں۔ فقط

الفہ واومگہ

اوّل یہ معلوم ہونا چاہئے کہ فی زمانہ ہر ایک زور شور کس خیال میں مستغرق ہے اور حقیقتاً اُس کو کیا کرنا چاہئے۔ اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو بنظر تعمق دیکھنا چاہئے اگرچہ فی زمانہ ہر ایک فصاحت و بلاغت میں گر اپنے اپنے جولان طبع دکھا رہا ہے۔ اور اگر اُس سے خود اُس کی حقیقت دریافت کی جائے تو سوائے لاعلمی کے اور کچھ نہ بیان کریگا۔ مگر ساتھ ہی اس کے اتنا ضرور کہدیگا کہ میں جس خیال میں اور جس راستہ پر یا جس چیز پر ہوں وہ پختہ اور صاحب بقا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ جتنے صاحبان عالی دماغ و ذکی الطبع ہیں ہر ایک اپنی شاخ پکڑے بیٹھے ہوئے ہیں اور اُس کے اوپر اپنی جولان طبع دکھاتے ہوئے یہ دعوےٰ پیش کرتے ہیں کہ میں ابدی ہوں مثلاً کوئی نعرہ مسیح موعود کا بلند کر رہا ہے۔ اور کوئی آواز انا الحق لگا رہا ہے۔ اور کوئی دم بھار اللہ کا کھینچ رہا ہے۔ اور اگر ان تینوں کی اصلیت پر غور کیجئے۔ تو سبھوں کی بنا و مدار اسی ایک قرآن پر ہے۔ اس لئے میرے پیارے مجھ میں کہتا ہوں کہ اپنے اپنے دماغ سے بھی کچھ نکالو۔ اور جس چیز پر قائم ہو اُسے بنظر غور دیکھو کہ فی الحقیقت اسے بقا ہے یا کسی دوسرے کو۔

دیکھو سورۃ آل عمران ع ۵ آیت پہلی۔

وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ۔

یعنی رکھونگا تیرے تابعینوں کو اوپر منکروں کے قیامت کے دن تک۔ اس آیت کے ماسبق و ماقبل کے حصے پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ آیت خداوند مسیح کے شان میں ہے۔ اور اس آیت کے شان نزول پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی کہ جب لوگوں نے بشکل فی زمانہ خداوند سے انکار کیا تھا جس سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ آیت خداوند عیسیٰ المسیح کی شان میں ہے تو پھر قیامت تک کی بقائیت بھی اسی کے دین مقدس کی ثابت ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی تابعینوں کا سلسلہ بھی قیامت تک رہنا ضرور ہوا۔ اگر اس کی بقائیت ہمیشگی کی نہ ہوتی تو ہرگز یہ قرآن میں وارد نہ ہوتا۔ کہ تیرے تابعینوں کو رکھونگا اوپر منکروں کے قیامت کے دن تک۔ کیونکہ جب تک کسی شئے کا وجود مستقل نہ ہو اس وقت تک اُس کے حق میں کوئی حکم کلی نہیں لگایا جا سکتا۔ جبکہ ہم اس دین کی بقائیت کا ثبوت ہر طرح سے مدلل پاتے ہیں تو پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ محمد صاحب کے آنے سے یہ دین منسوخ ہوگیا۔ باوجود اسبات کے کہ اگر محمد صاحب کے دین کی بقائیت اسی قرآن سے دیکھی جائے تو کہیں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُن کے اُمّت کی بقائیت اور کسی دین کی منسوخیت درج ہے تو یہ آیت مذکورہ بالا جھوٹی ثابت ہو۔ اسی طریقہ سے اگر آپ صحیح ستّہ میں علامات قُرب قیامت پر نظر کریں تو وہاں محمد صاحب نے صاف کہدیا ہے۔ کہ خداوند عیسےٰ المسیح بعد ظہور مہدی علیہ السلام مسجد نبوی میں بوقت عصر پھر اس دنیا ناپائیدار میں قدم رنجہ فرمائینگے۔ اور ان کا زمانہ اخیر تک یعنی جب تک کہ صُور قیامت نہ پھونکا جائے۔ دنیا میں باقی رہیگا۔ جب یہ سب باتیں خداوند مسیح کے غلبہ کی بیّن موجود ہیں تو پھر کیونکر اور کس دلیل سے کہا جا سکتا ہے کہ خداوند مسیح کا مقدّم دین منسوخ ہوگیا اور پھر دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاکر نئے سرے سے اپنے دین کی تعلیم و تربیت محمد صاحب کے پیرو ہو کر دینے لگے۔ حالانکہ وہی قرآن یہ بھی بتلا رہا ہے کہ خداوند مسیح ہنوز زندہ ہے۔ اور بقائیت خاندان سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔ برخلاف ان کے جن کو ہمیشگی کی بقائیت کہی جاتی ہے۔ اور سب نبی و رسولوں کو ان کے تابع کہا جاتا ہے۔ مر گئے اور اس خاک میں مل کر دعویٰ فنائیت کر پہونچ گئے۔ پھر عقل اسبات کو کیونکر تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ جو خود فنا ہو گیا اس کا دین باقی رہے۔ اور جو خود باقی ہے اس کا دین فنا ہو جائے اسی طریقے سے اگر آپ متقدمینوں کی کتابوں پر مثل توریت و زبور وغیرہ وغیرہ نظر کریں تو آپکو صاف معلوم ہو جائیگا کہ کس کے دین کو بقائیت ابدی حاصل ہے۔ اس لئے میرے عزیز دوستو میں تم کو بنظر ہمدردانہ کہتا ہوں کہ اُسی قرآن کو جس سے تم نے مخالف شاخیں نکال رکھی ہیں کچھو اور بنظر منصفانہ دیکھو ورنہ جیسے یہ دنیا بلبلا پانی کا ہے۔ ویسے ہی یہ دین محمدی حباب ہے۔ راقم ایس۔ اے۔ میم مسیحی ۔ رنگون

مکالمہ

م۔ کیوں اب بھی آپ کو کسی طرح کا شک ہے کہ مرزا صاحب مرحوم مسیح موعود تھے۔ اور قرب قیامت ان کا ظہور ہونا تھا سو ہو گیا۔ اور اب قیامت کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔

ع۔ مجھے تو کبھی شک نہیں ہوا۔ کہ قیامت نزدیک نہیں بلکہ مرزا کے ظہور سے اور بھی یقین ہو گیا کہ اب قیامت دروازے پر ہے کیونکہ خداوند مسیح نے صاف صاف فرما دیا ہوا ہے۔ کہ جھوٹے مسیح اٹھیں گے۔ سو قرب قیامت ایسا ہونا ضروری ہے۔

م۔ تم تو بڑے بیہودہ آدمی ہو۔ سیدھی بات کو الٹا کر دینا تمہارے بائیں (ہاتھ) کا کام ہے۔ قیامت کا مطلب یہ ہے۔ کہ سب لوگ امت محمدی میں داخل ہونگے۔ چنانچہ اگر کسی قسم کا شک تھا تو وہ بھی رفع ہو گیا۔ یورپ اب اسلام کی طرف راغب ہو گیا۔

ع۔ یورپ تو اسلام سے خالی ہو گیا۔ اب اس میں کیا ہو گیا؟ بلکہ بلقان سے تمام محمدی ایشیا کو دھکیلے گئے ہیں۔ آگے اگر کچھ تھا۔ اب تو وہ بھی نہ رہا۔

م۔ ان کا ایشیا میں بھی آنا ضروری تھا تاکہ آرمینیا اور فارس میں جہاں شیعہ لوگ ہیں اسلام کی اشاعت کریں۔ خود انگلستان میں بڑے بڑے لارڈ ممبران پارلیمنٹ ہاؤس آف لارڈز کے سرکردہ ممبر اسلام کے نہ صرف مداح و شیدا ہیں۔ بلکہ اسلام اختیار کر رہے ہیں۔ بس اب یہ چند روز کی بات ہے۔ انگلستان تو ہوا کہ ہوا۔ یورپ عنقریب اسلام کا پیرو ہو جائیگا۔ فرانس تو قریب شامل ہو چکا ہے۔ ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب فرانس سے ہو آئے ہیں۔ وہاں بیج بو دیا گیا ہے۔ اب انگلینڈ میں فصل کاٹنی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ ولایت سے تار آیا ہے۔ اور تار بھی روئٹر ایجنسی نے دیا ہے۔ کہ لارڈ ہیڈلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ چالیس سال کی محنت اور تفتیش کے بعد آخر خواجہ صاحب کے کمال کی بدولت آپ کی تفتیش کامل کو پہونچیگی۔ اور تمام خاندان سمیت کلمہ پڑھ لیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ جو احادیث میں ہے۔ کہ قرب قیامت مغرب سے سورج نکلیگا سو نکل آیا۔

ع۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کے لئے قیامت آگئی یا سچ مچ قیامت آگئی۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ قیامت تو آپ لوگوں کے واسطے اسی دن آگئی تھی جس دن مرزا صاحب نے بیٹھ گیا تھا۔ اور چل بسے تھے۔ اب رہی سہی کسر ہیڈلے صاحب نے نکال دی۔ سو بھی اگر سچ ہو۔ مجھے تو یقین نہیں آتا۔ میرے خیال میں کسی یورپین کا ملحد ہونا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ محمدی ہو جاوے۔ ہم نے آجتک تو کوئی محمدی ہوتا دیکھا نہیں جن کو آپ محمدی بناتے رہے ہیں وہ درحقیقت ملحد ہوتے رہے ہیں۔ جیسے کوئیلم لورپول کا۔ وب امریکہ کا۔ درحقیقت بیلا مذہب لوگ تھے۔ دنیا کمانے کے واسطے آپ لوگوں کو دام تزویر میں لے آئے تھے۔ یہ ہیڈلے والی بات بھی مجھے ایسی ویسی معلوم ہوتی ہے۔

آپ بُرا تو نہ مانیں گے اصل بات یہ ہے کہ آپ ہم لوگوں کو شرمندہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ تم ہندوستانی مسیحی تم انگلینڈ کی تقلید میں مسیحی ہوئے ہو۔ انگلینڈ نے اسلام کو حق مان لیا ہے۔

میرے دوست زیادہ ماننا ان سب باتوں میں روسیاہی انہی کا حق و حصہ ہے۔ جو راستی کے خلاف گواہی دیتے ہیں آپ کا سارا تانا بانا جھوٹ پر ہے۔ اور یہ کب تک قائم رہ سکتا ہے۔ آخر جھوٹ جھوٹ ہی ہے۔ اور جب بنیاد ہی جھوٹ پر ہو تو وہ کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ریاست ہائے بلقان سے ترکوں کا نکلنا ایک نہایت اندوہناک اور حسرت بھرا معاملہ ہے۔ مگر کیا ہیڈلے کا اسلام لانا اس کا نعم البدل ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو خیر مبارک ہو۔ آپ کے آنسو پونچھے جائیں۔ ہمارا کیا حرج ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ جس جھوٹ سے آپ اپنے آنسو پونچھنا چاہتے ہیں۔ وہ تو دنیا کو معلوم ہو گیا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ترکہ نکلے۔ چندے بھی شروع ہو گئے کہ ہیڈلے صاحب اسلام کی تائید میں کتابیں لکھ رہے ہیں۔ چھپ بھی گئی ہیں چھپ رہی ہیں۔ تماشا یہ ہے کہ ہیڈلے صاحب لکھتے ہیں کہ میرے اسلام کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ میں نے مسیحیت کو بھی خیرباد کہہ دیا ہے۔ بھلا میں اپنے ۲۰ سالہ عقائد کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں۔ اسی لئے میں نے چرچ آف انگلینڈ سے جس میں کہ میری پرورش ہوئی قطع تعلق کرنے کی جلدی نہیں کی۔ نہ ہی میں نے اسلام قبول کرنے کی کوئی رسومات ادا کی ہیں۔ بلکہ صرف میں نے فرقہ اسلام کو پسند کیا ہے۔ یہ لارڈ ہیڈلے کا اسلام قبول کرنا ہے۔ اب کہو۔

م۔ ہم تمہارے ساتھ بات ہی نہیں کرتے۔

ع۔ اب کیوں بات کرنی ہے۔

راقم وہی۔

اطلاع

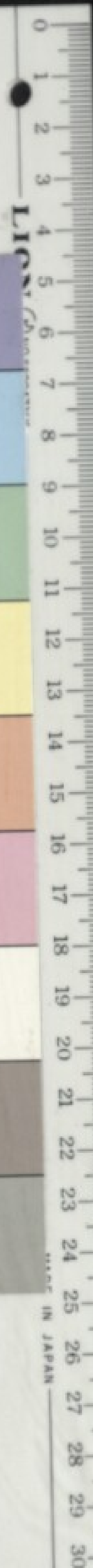
۳/۴

اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائبل (I. B. R.) کی فہرستیں اردو زبان میں بابت ۱۹۱۳ء اب تیار ہیں۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو ایک آنہ (۱ر) فی فہرست دیکر ذیل کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

مس این وائلی مشن کمپونڈ۔ لودیانہ پنجاب

ضرورت

اپر پرائمری جماعتوں کے لئے ایک مسیحی استاد کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ [illegible] روپیہ گریجویٹ کی تنخواہ مبلغ [illegible] درخواستیں پی۔ ایمن ناصر بی۔ اے۔ ایل ٹی ہیڈ ماسٹر سی۔ ایم ہائی سکول اعظم گڑھ کے نام آئیں۔



تار برقیات

۲۰ دسمبر لنڈن - گلاسگو کے ڈاکخانہ کے دو سو معاون ملازمان نے گذشتہ رات کو ہڑتال کر دی - تنخواہ میں اضافہ طلب کرتے تھے - میٹروپالیٹن پولیس کے کمشنر نے اس جماعت کو متنبہ کیا ہے کہ یہ اتحاد ضوابط کے خلاف ہے - اور اس اتحاد کو ترقی دینے والوں کی چشم نمائی کی ہے - ڈبلن کے کورٹ آف اپیل نے کنگس بنچ کے فیصلہ کی تصدیق کر دی ہے - اور ارگن اور اوروں کے خلاف ایک ڈاکٹر کو کام کرنے سے روکنے کے نقصان میں ۳۰۰ پونڈ کا ہرجانہ دیا ہے -

۲۲ دسمبر لنڈن - ہیمن سو پولیس مین سرخ جھنڈے لئے ہوئے آج ٹرفالگر میں فراہم ہوئے اور انہوں نے مجوزہ پولیس مین یونین کی حمایت میں تقریریں کیں - سولمین نے مسٹر میکنا اور دیگر حکام کے خلاف تقریریں کیں - مگر سرگرمی اور جوش بہت کم تھا -

۲۱ دسمبر روما - وزیر مال اٹلی نے اپنے مالی بیان میں کہا کہ سال مختتمہ ۳۰ جون ایک سو ملین لائر سے زیادہ کے اضافہ کے ساتھ ختم ہوا - اور خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ سال میں ۵۰ ملین کا اضافہ رہیگا - اور مالی سال ۱۹۱۳-۱۵ء میں ساڑھے تئیس ملین لائر کا اضافہ رہیگا - ۱۹۱۳ء برآمد میں ۴۲ ملین لائر کا اضافہ ہوا - مال جو بیرونجات میں گیا اس میں ۲۵۰۰۰۰ ٹن کی زیادتی ہوئی - گذشتہ کی نسبت لاکھ آدمیوں سے زیادہ اس ملک میں آئے - دس سال کے عرصہ میں قومی اخراجات میں .... لائر کی زیادتی ہوئی - وزیر نے اس نے بھاری قرضہ لینے سے انکار کیا ہے - اس نے یہ بھی کہا کہ جہاز سازی میں دس ملین سے زیادہ سالانہ کی بیشی ہوگی - جس سے ہر سال ایک جنگی جہاز اور کئی ایک اور معاون جہاز بن سکتے ہیں -

۲۲ دسمبر لنڈن - لنڈن کے لشپ صاحب نے آئرلینڈ میں حفظ امن کی خاطر مناجات اور دعائیں کرنے کے لئے ایک خاص عبادت کی تجویز اور فیصلہ کیا ہے -

۲۲ دسمبر لنڈن - کنگس بیچ کے میدانوں میں بڑی سخت آتشزدگی ہوئی - مکانات کے اوپر کی منزلیں نہایت ہی ہولناک طور سے جل رہی تھیں - جن سے سارے ضلع میں روشنی ہو رہی تھی - ایک دربان جبکہ وہ اپنا روپیہ لینے کو واپس آرہا تھا ہلاک ہوگیا - تین آدمی زخمی ہوئے - ۲۰۰۰ فائر مینوں نے جو شعلہ بجھانے کے لئے بلائے گئے تھے کارہائے نمایاں کئے - ایک ہشت منزلہ مکان میں سے کئی ایک جانوں کے بچائے جانے میں بڑی حیرت دلانے والی کارروائیاں ہوئیں - مسٹر لوکلسن ایم پی - اور کنگس بیچ کے دیگر باشندگان نے شعلے بجھانے میں سخت محنتیں کیں -

۲۲ دسمبر نیویارک - ایلپاسو کا ایک تار مظہر ہے کہ جی ہو ہو باغی سرغنہ نے حکم دے دیا ہے - کہ اگر کوئی شخص کسی پردیسی یا اہل میکسیکو کی جائداد لوٹے یا اس کو نقصان پہونچا دے تو وہ قتل کیا جائیگا - جیہ باغی جنہوں نے ایک میکسیکو کے باشندہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا - حال ہی میں گولی سے مارے گئے ہیں - جس قدر سپاہوں ذخائر باغیوں نے ضبط کرلئے تھے وہ سب بند کر دیئے گئے ہیں - اور ان پر مہریں لگا دی گئی ہیں - اور یہ فرامین شائع کر دیئے گئے ہیں کہ آئندہ کو اہل ہسپانیہ کی جائداد کو نقصان نہ پہونچایا جائے بعد کی خبر یہ ہے کہ میکسیکی باغیوں نے مائیڈس کو مطلع کر دیا ہے کہ خواہ کسی قوم کے جہاز سامان جنگ پریذیڈنٹ ہوڈنا کے پاس لیجاتے ہوئے پکڑے جاوینگے وہ برباد کر دیئے جائیں گے - مگر یقین کیا جاتا ہے کہ یہ دھمکی محض دھمکی ہی ہے کیونکہ باغیوں کے پاس کوئی جہاز نہیں ہے -

۲۲ دسمبر ہسپین - دو جرمنی سائنسدان جو سکلین برگ میں شمشیر انگیختہ کر رہے تھے - اور وہاں کے چودہ دیسی باشندوں کو جو ان کے ہمراہی تھے - ان سب کو وہاں کے مردم خور آدمیوں نے قتل کر ڈالا -

۲۲ دسمبر لنڈن کہتے ہیں کہ بیڈ فورڈ کے ڈیوک نے اپنے بلومسبری جاگیر میں سے ایک حصہ ..... ۳ پونڈ کو فروخت کر دیا ہے -

۲۲ دسمبر لنڈن - کہتے ہیں کہ شہنشاہ منیلک کی وفات کا سرکاری طور پر اعلان ہوگیا ہے -

۲۲ دسمبر - برطانوی بادبیرواز مسلیک سینٹ البانس ایک موٹر کے حادثہ میں فوت ہوگیا ہے -

۲۱ دسمبر دہلی - حضور ویسرائے صاحب بہادر نے کل مسٹر ایبرے شوبرگ کی عمارات کا معائنہ کیا اور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ نے ہندو راو ہسپتال کا کل صبح معائنہ کیا -

۲۳ دسمبر کلکتہ - فریدپور کا ایک تار مظہر ہے کہ بیس ملزمان جن میں کچھ مدرسہ کے طلبا ہیں - اور کچھ دیگر نوجوان ہیں - گوپال پور اور کوکورا کے ڈاکوؤں کے متعلق بدیر پولیس کی سخت حفاظت میں گرفتار ہو کر آئے ہیں -

۲۲ دسمبر بمبئی - گورنر اور لیڈی ولنگڈن معہ اپنے بڑے سٹاف کے آج رات اپنے کرسمس دورہ پر بمبئی سے ایبٹ آباد اور پالمپور کو روانہ ہوگئے ہیں -

ہفتہ مختتمہ ۲۶ دسمبر میں دہلی کی میونسپلٹی کے اندر ۲۴۸ پیدائش اور ۲۰۵ اموات ہوئیں -

شملہ کے محکمہ زلزلہ نے گذشتہ اتوار کی رات کو ۱۱ بجکر ۳ منٹ پر زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس کیا جو اپنے مخرج سے ۷۰۰ میل دور تھا -

پیمانوں اور وزنوں کی کمیٹی آجکل ...... اس میں ہے اور اس شہر اور احاطہ میں بے فائدہ تحقیقات میں مشغول ہے -

سنڈیکیٹ کا ایک جلسہ سینٹ ہال لاہور میں ۵ جنوری ۱۹۱۲ء ۵½ بجے دن کے بعد فراہم ہوگا



گلدستہ اخبار

ریاست نیاگڈھ (اڑیسہ) میں ایک آدم خور چیتا پچاس آدمیوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں سخت دہشت برپا ہے۔ انگریز شکاری اس کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

مسٹر ایل۔ ایم وینچ سیکرٹری محکمہ مال مدراس گورنمنٹ و مسٹر رائس چیف سیکرٹری برہما گورنمنٹ امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے زائد ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

آئندہ ۲۸ دسمبر کو ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ کے دوسرے راجکمار سری سیواجی راؤ مہاراج کی شادی سردار شمشیر بہادر جادو راؤ کی دختر نیک اختر تارابائی کے ساتھ قرار پائی ہے۔

مہاراجکمار ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے اب ۲۳ برس کے ہیں اور لڑکی سن ۱۵ سال کی ہے۔ شادی کے انتظام کے لئے مہاراجکمار جے سنگھ راؤ گائیکواڑ کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

ولایتی ڈاک کے کولمف ٹائمز سے معلوم ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل ہندی نوجوانوں نے بیرسٹری کی آخری امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ لنکنس ان۔ ساڑنگ نرسنگ راؤ، محمد سلیم، بجناتھ بعقوب اور دینا ناتھ۔ پریمل ناتھ گھوش۔ شنکر رام ورما۔ مکھی رام ادھیری۔ عبدالحافظ۔ سید ریاض الدین۔ مسٹر شینہ۔ بوس وغیرہ آنر جل۔ بی کے بوس۔ ایم کے سپاہیداس۔ بے۔ ادوئے۔ ایس این اہلیا۔ این جے لاسکی وغیرہ۔ مڈل ٹمپل۔ رگھناتھ پالٹ [illegible] ۔ جگناتھ پرشاد۔ حبیب علی اکبر۔ نندلال۔ دیسراج۔ راج نارائن بالاجی۔ محمد اشفاق خاں۔ سید عبدالمسیح۔ تیرتھ داس۔ گلسن چل گیانی۔ جہانگیر۔ مانک جی سیٹھ وغیرہ۔ گرے ان۔ گو۔ مکند سنگھ۔

سونگھا۔ دیاشنکر۔ ادایل۔ نہنگ۔ جھیلا۔ پیر ارتھ۔ گرشنا گروپ۔ سید محمد مستحسن رضوی وغیرہ۔

خداپرستوں کی کانفرنس کا جو اجلاس آئندہ ۲۸-۲۷-۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کو کراچی میں منعقد ہوگا۔ اُس کی صدارت امریکہ کے یونین لیڈ ریورنڈ ڈاکٹر سینڈر لینڈ نے قبول کر لی ہے۔

بمبئی کے بازار پرچہ فروشاں میں آتش زدگی سے جو بیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا پولیس نے ایک دوکاندار کو آگ لگانے کے شبہ میں گرفتار کیا ہے۔ جس نے اس حادثہ سے چند روز پیشتر اپنی دوکان ہزار روپیہ پر بیمہ کرائی تھی۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم ۲۲ جنوری ۱۹۱۴ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۳ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجینگے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی ہرج نہیں بلکہ آسانی ہے منی آرڈر کرانیکی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی۔ چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۴ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کر دیا جائے گا ❖

منیجر نور افشاں

۱۳/۵

سودیشی گرم کپڑا

کشمیری پٹی۔ لوئی۔ چارخانہ پٹی۔ دھسہ چادر وغیرہ بہتر سابق ہماری معرفت ملکتے ہیں مفصل نرخنامہ و سندات وغیرہ درخواست پر مفت مل سکتی ہیں۔ نرخنامہ پٹی فی تھان (جو ایک پورے سوٹ کیلئے کافی ہے) [illegible] تک نرخ لوئی ایک بڑی سفید [illegible] تک نمونہ) چونکہ کشمیری پٹی ہاتھ کی دستکاری ہے۔ اس لئے ہر ایک تھان کی زمین و رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس واسطے نمونہ ارسال نہیں ہوسکتا۔

المشتہر۔ سرجگوان پنساری شہر راولپنڈی

مہلک مرض دمہ

اس موذی مرض کا دورہ ہوتا ہے تو زندگی دوبھر ہوجاتی ہے زندہ شخص مردہ رہتا ہے زندگی سے مایوس ہونے کے سوائے جسمانی تکلیف بہت ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ کے واسطے ڈاکٹر ایس کے برمن کا دمہ کی دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے دمہ میں چاہے کتنا ہی زور میں ہو یہ دوا ایک خوراک استعمال کرنے سے فوراً دب جاتا ہے اور مریض کو عافیت ہو جاتی ہے۔ چار پانچ خوراک کے بعد بالکل تکلیف نہیں رہتی ہے اگر نیا مرض ہو تو کچھ روز کے استعمال سے دمہ جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر محصولڈاک ۴ شیشی تک ۵ر

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ ۔ تاراچند دت اسٹریٹ۔ کلکتہ۔

ضرورت

۲/۳

ایک ایسی مسیحی خاتون کی ضرورت ہے جو زبان انگریزی میں بہت اچھی واقفیت رکھتی ہو اور انتظام خانہ داری میں ماہر خواہ بیوہ ہو یا کنواری آپ کو میرے ایک دوست سردار شیر امیر سنگھ صاحب جج و مجسٹریٹ خانپور ریاست بہاولپور کی اہلیہ اور پسر و دختران کیساتھ رہنا ہوگا۔ اور ان کو تعلیم دینا و انتظام خانہ داری میں مدد دینا آپ کا کام ہوگا۔ مکان رہائشی سجا سجایا مفت دیا جائیگا۔ ملازمت مستقل ہوگی بشرطیکہ ہر دو طرف سے آپ کی منظوری ہو تو نوٹس یکماہ ضروری ہوگا تنخواہ ماہواری کا فیصلہ تحریری ہوسکتا ہے۔ تمام عرائض ذیل کے پتہ پر ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء سے پہلے پہلے آجاویں۔

المشتہر

مسٹر ایم۔ این ہوز۔ پاٹیڈر۔ کپورتھلہ (ریاست کپورتھلہ)

نظم

مسیح کی پیدایش

یہ روز آج کیسا ہوا ہے باصفا
کہ ہی جو نوشتہ کروں میں بیاں
ملا منجی کا ہے ہمیں ایک نام
بغیر اُس کے دنیا رہی سنسان
فلک پر رہی نہ کہیں چاندنی
سنو اور دیکھو اب چل کر ذرا
پسِ شہر کے ایک میدان میں
شب باش ہو کر گڈریئے وہاں
یکایک فلک سے جو چمکا اک نور
فرشتہ یکایک جو آیا نظر
کیا تب فرشتے نے اُنسے کلام
کہ شہرِ داؤد میں تمہارے لئے
کہ پیدا ہوا آج مسیح موعود
نوشتے خدا کے ہیں بالکل صحیح
منجیِ عالم اور شاہِ زمان ہے
نشاں اُس کا ہے یہ تم آگاہ ہو
لپیٹا ہوا طفل کپڑے میں ایک
غریب و فروتن ہے مگر خاموش
ہوا آج تک ہے نہ ایسا ہی
وہ کامل خدا ہے اور انسان بھی
یکایک اُنہیں پھر یہ آیا نظر
وہ گاتے تھے حمد و ثنا رب کی
کہ ظاہر ہوا اُس کا ایسا حشم
زمیں بھی گناہ سے جو تھی لعنتی
خدا کا ہوا اُس پر ایسا کرم
کہ اک سال اور اِک زماں وہ ہے

کہ چاروں طرف ہے خوشی کی صدا
وہ ساری حقیقت میں کروں عیاں
ہوا جس سے سارا جہاں شادکام
چمن و گلستاں تھے بالکل ویران
نہ دنیا میں سورج کی تھی روشنی
ہوا بیت اللحم میں عجب ماجرا
نہایت بڑے ایک چراگاہ میں
نگہبانی جھنڈوں کی کرتے تھے وہاں
خائف ہوئے دیکھ کر وہ ضرور
جیسے اُن کی تھی نہ ذرا بھی خبر
سناتا ہوں تم کو خوشی کا پیام
نہ صرف تمکو پر ہے جہاں کیلئے
پڑا دیکھو چرنی میں وہ موجود
اسے کہتے ہیں وہ خداوند مسیح
منور کرے گا وہ سارا جہاں
کسی اور کے پیچھے تم گمراہ نہ ہو
پڑا دیکھو چرنی میں وہ نام نیک
وہ قدرت و علم میں ہے صاحبِ ہوش
زمانے کو ہوگی ابد کی خوشی
زوال اُس کا ہرگز نہ ہوگا کبھی
ہے زیر و زبر اک بڑی لشکر
فلک پر ہو تعریف خدا باپ کی
کہ بھیجا ہے منجی کو کیا کرم ہے
اُسے ملی دیکھو اب سلامتی
یہ فتوا تھا آتش سے ہوئے بھسم
جو اپنے میں شاید ثمر وہ کرے

انساں میں غرور اور جو تھی بلندی
کہ شاہِ صلح دیکھو آیا ہوا ہے
کہ قوموں اور ملکوں میں ہوئے صلح
ملایک یہہ کہہ کر کے غایب ہوئے
گڈرے وہ دیکھ کر جو ہوئے بیتاب
تاریکی جو اُن پر تھی طاری ہوئی
وہ کرتے تھے آپس میں یہہ گفتگو
نہ نیند اُن کو آئی تھی پھر رات بھر
چلے صبح ہوتے وہ سوئے شہر
تو دیکھتے ہیں کیا کہ شہر ہے قریب
شہر بیت اللحم جو کہ آباد ہے
سورج کی کرنیں جو پڑتی تھی واں
اشجار سے بھرے ہیں وہ باغات سب
گلشن چمن کی عجب ہے بہار
پرندے جو کرتے تھے شور و فغاں
چلتی تھی واں پر ہوا جو نسیم
کہ دیکھ کر کے انسان ہوتے تھے دنگ
وہ ڈھونڈھتے ہوئے جبکہ پہنچے سرا
کہ طفل ایک چرنی میں خوشرنگ ہے
پڑا ہے وہاں پر بطورِ غریب
گڈریوں نے کی سب حقیقت بیاں
پھر سجدہ وہ کر کے روانہ ہوئے
اور اہل شہر کو دی جا کر خبر
ایماں میں تم اِس کے درنگ کرو
ہر کیا ہی خوشی و خورمی کا دن
اب غمگین کے دل میں غم ہرگز نہ ہو

اب اِن میں بھی ہوئے سنسنی
پیغامِ صلح سب کو لایا ہوا ہے
خدا اور انسانوں میں بھی ہوئے صلح
وہاں جو جو کچھ کہ عجایب ہوئے
حقیقت ہے یا دیکھتے ہیں ہم خواب
اِک عالم خاموشی تھی چھائی ہوئی
کہ چل کر کریں ہم ابھی جستجو
وہ آپس میں کرتے رہے سب ذکر
اور بھیڑوں کو چھوڑا اُنہوں نے اُدھر
اور بستے ہیں واں پر امیر و غریب
اِک وادی میں پُرلطف شاداب ہے
دوبالا وہ رونق کو کرتی تھی واں
ثمر سے لدے ہیں نباتات سب
کہ سوسن و نرگس ہزاروں ہزار
وہ گاتے تھے خالق کی حمد و ثنا
نظارہ تھا واں کا نہایت عظیم
سبب کیا دلوں میں ہمارے اُمنگ
تو دیکھا وہاں پر عجب ماجرا
جسے دیکھنے سے عقل دنگ ہے
پہ جو باتیں گذری ہیں بیشک عجیب
مریم اور یوسف پر کی سب عیاں
ایمانِ مسیح میں توانا ہوئے ہو
مسیحا ہوا آج ہے جلوہ گر
فرشتوں کی باتوں کو باور کرو
کہ بیشک دو نہیں ہے یہہ بڑا دن
مبارک سبھوں کو بڑا دن یہہ ہو

پادری جے۔ دی بیوز صاحب پبلشر، ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام اکلی بروز چھپا ٭